Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly
BADR Qadian

جلد 56

شمارہ 24

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

27 جمادی الاوّل 1428 ہجری 14 احسان 1386 ہش 14 جون 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 9 جون 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُرنُور نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق قرآن و احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور امراء کو غرباء کی خبر گیری کے متعلق نصیحت فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللّٰھم ایّد امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اُوْلٰئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَّاُوْلٰئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔

(سورۃ البقر ۱۵۸-۱۵۶)

"اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔ جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم (تو) اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت (بھی) اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔

وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُوْلٰئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِنْ کُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ (سورۃ الرعد : ۲۳-۲۵)

"اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہی کیلئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ یعنی مستقل رہائش کے باغات۔ جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے"۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔

(سورۃ البقرۃ: ۱۵۴)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ (ہوتا) ہے"

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ......"حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کیلئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔"

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلّہٗ خیر)

☆ ......"حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے اور اس طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے"۔ (منصف ابن ابی شیبۃ جلد ۷ صفحہ ۸۸)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی مخالف ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو، پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء اور رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو کہ:

اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دُنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطرے کی گھنٹی!

حیدرآباد کے بعض اُردو اخبارات میں یہ خبر چھپی ہے کہ وہاں کے ایک صوبائی وزیر برائے اقلیتی اُمور محمد علی شبیر مورخہ 6/مئی کو تحفظ ختم نبوّت کے انتہا پسند مولویوں کے اجلاس میں شریک ہوئے اور تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

’’قادیانیت کے جال کو کاٹنے اور ختم کرنے کیلئے ہمارے اندر مستقل مزاجی، قربانی اور مجاہدہ کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔ ہر جگہ دینی خدمات کی انجام دہی کے لئے سہولتوں اور آسانیوں کا دیکھنا صحیح نہیں ہے۔ بہت سے دیہات ایسے ہیں جہاں سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے کوئی خدمت سرانجام دینے کیلئے تیار نہیں۔ یہ صورتحال دیہات کے مسلمانوں کو کفر وارتِداد تک پہنچا رہی ہے۔‘‘ (روزنامہ ’’اعتماد‘‘ 7/مئی 2007ء)

اگر یہ بیان جو وزیر موصوف کی طرف منسوب کیا گیا ہے درست ہے تو بھارت جیسے سیکولر ملک کیلئے یہ ایک خطرے کی گھنٹی ہے کہ یہ بھی اب پاکستان اور بنگلہ دیش جیسے ملکوں کی صف میں کھڑا ہونے کی تیاری کر رہا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اگرچہ اس کی بنیاد رکھتے ہوئے پاکستان کے بانی قائدِاعظم محمد علی جناح نے اس کو ایک سیکولر ملک قرار دیا تھا لیکن ان کی وفات کے بعد وہاں گزشتہ 60 سالوں سے سیکولرزم کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں۔

بھارت میں 26/جنوری 1950ء کو آئین ہند کا نفاذ ہوا تھا تو اُس وقت یہ طے کیا گیا تھا کہ بھارت ایک سیکولر ملک رہے گا اور سیکولرزم کی طرف گامزن رہے گا۔ پھر 1976ء میں باقاعدہ کانگریس کی حکومت میں ہی 42ویں ترمیم کے ذریعہ آئین ہند میں ’’سیکولر‘‘ لفظ لکھا گیا۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ آزادئ ہند کے ساٹھ سال بعد کانگریس جیسی سیکولر پارٹی میں بعض ایسے عناصر اُبھرنا شروع ہو گئے ہیں جو بھارت میں بھی سیکولرازم کا مذاق اُڑانے لگے ہیں۔ ایسی آوازیں پہلے تو بعض انتہا پسند ہندو تنظیموں کی طرف سے اُٹھتی رہی ہیں جو بزور اپنے مذہب کو اور اپنے طور طریقوں کو دوسروں پر تھوپنا چاہتے ہیں لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مسلم وزیر نے ایک دوسرے مسلم فرقہ کی مخالفت میں بُنیادی انسانی حقوق کے خلاف آواز اُٹھائی ہو۔

حکومت اور اس میں موجود وزراء اور دیگر حکام کا یہ کام ہے کہ وہ نہ صرف بلا امتیاز مذہب وملت ہر ایک کی جان ومال، عزت وآبرو کو تحفظ فراہم کریں بلکہ بلا امتیاز فرقہ ومذہب ہر ایک کو وہ تمام سہولتیں مہیا کریں جو اس سٹیٹ کے شہری کا حق ہیں۔ لیکن ایک وزیر، وہ بھی ایسی سیاسی پارٹی کا وزیر جس کے منشور کی بنیاد ہی سیکولرزم پر ہے، اگر وہ مجمعِ عام میں ایک فرقہ کے خلاف آواز اُٹھانے لگے تو یقیناً سمجھو کہ بھارت کی سیکولرزم کو آج بھی خطرہ ہے اور کل بھی خطرہ ہے۔

وزیر موصوف کو یاد ہونا چاہئے کہ اُن کے دیو بندی نواز مُلّاں آج سے چند سال قبل حکومتِ ہند کو ایسی قرارداد پیش کر چکے ہیں کہ پاکستان کی طرح احمدیوں کو ہندوستان میں بھی غیر مسلم قرار دیا جائے لیکن یہ بات نہ تو حکومت نے تسلیم کی تھی اور نہ کسی بھی مسلم وغیر مسلم دانشور نے اس کے حق میں آواز اُٹھائی تھی بلکہ اس کو خود مسلمانوں کے باقی فرقوں کیلئے بھی سُمِّ قاتل قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت ایک معروف دانشور نے کہا تھا کہ:۔

سب سے زیادہ حیران کُن بات یہ ہے کہ (جمیعۃ العلماء کا مطالبہ) ہندوستان کی ریاست کی امتیازی خصوصیت وفطرت اور اِس کے دَستُورِ اساسی سے جس کے سارے مسلمان اور ان کے رہبروں سمیت تمام ہندوستانی اطاعت پر مجبور ہیں اس کے علم سے ان کی کلی محرومیت کو ظاہر کرتا ہے ......اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست یہ تسلیم کرتی ہے کہ اس کے شہری جیسے ہندو مسلم عیسائی پارسی وغیرہ اپنی الگ الگ پہنچان دلائیں اور اس بناء پر مختلف عالمی خیالات اور اچھی زندگی کے تصور کے علمبردار بنیں۔ اگرچہ اس میں بعض وقت اختلاف رائے کی رعایت بھی کرنی پڑے تاہم نہ یہ ریاست اپنے کسی شہری یا جماعت کو شناخت کا فیتہ دیتی ہے اور نہ اس کا فیصلہ یا تعین کرنے کا حق دیتی ہے نہ ان کے شناختی نشان پر ان کے حقوق کو مشروط کرتی ہے۔

......ہندوستان مختلف مذہب فرقوں اور عالمی نظریات کے پیروکاروں کا وطن ہے ایسے مختلف النوع ملک میں حکومت یا اس کے شہری کون سا شناختی بلاّ پہنیں گے؟ اگر اس کے فیصلہ یا تعین کرنے کی ذمہ داری حکومت اپنے اوپر لے لے تو دعووں اور جوابی دعووں کا ایک چکر شروع ہو جائے گا۔

کئی ہندو درخواست پیش کریں گے کہ لنگاتیوں (Lingayats) کو غیر ہندو قرار دیا جائے۔ کیتھولکس (Catholics) کہیں گے پروٹیسٹنٹ (Protestants) اور سیرین کرسچن (Syrian Christians) کو غیر عیسائی اعلان کیا جائے۔ مسلمان چاہیں گے کہ شیعہ یا کم از کم ان میں سے مصلح بہروں (Reformist Bohras) کو غیر مسلم قرار دیا جائے جیسا کہ مولانا مدنی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

دانشمندی سے بالکل بے بہرہ مولانا مدنی ریاست سے جو کردار ادا کروانا چاہتے ہیں، صدمہ خیز بات یہ ہے کہ انہیں اس چیز کی آگاہی بھی نہیں ہے کہ خود مسلمانوں پر اس کا کیا نتیجہ مُرتّب ہوگا۔

اگر وہ مؤقف جس کی وہ وکالت کر رہے ہیں قانون بن جائے تو مسلمان کہلانے اور اپنے امتیازی عالمی نظریات پر قائم رہنے کیلئے مسلمانوں کو کونسا جائز حفاظتی ذریعہ حاصل رہے گا۔ ہندوتو (Hindutva) کا لشکر بآسانی ایک تحریک پھیلا کر حکومت پر دباؤ ڈالے گا کہ وہ مسلمانوں کو ہندو قرار دے تا اس طرح یہ نعرہ کہ ’’فخر سے کہو کہ ہم سب ہندو ہیں‘‘ پورا ہو سکے۔

(دی ہندو مدراس وبنگلور 23 جون 1997ء)

لہذا حکومت آندھرا پردیش کا فرض ہے کہ وہ اس وزیر کے بیانات کو لگام دے تا کہ بھارت کے سیکولرزم کی وہ ساکھ جو اس وقت پوری دنیا میں ہے اور پوری دنیا میں جو بھارت ایک عظیم جمہوریت کہلاتا ہے ہمارا یہ وقار قائم ودائم رہے اور دنیا میں کسی کو بھی پاکستان وبنگلہ دیش کی طرح بھارت کی طرف بدنامی کی اُنگلی اُٹھانے کی جرأت نہ ہو۔

لیکن اگر حکومت اور اسکے اہلکاروں نے وزیر موصوف کی اس بات کا نوٹس نہ لیا اور ایک کمزور جماعت کے خلاف ایک وقتی جوش سمجھ کر اسے نظر انداز کر دیا گیا تو پھر وہ وقت دُور نہیں کہ بھارت کے صوبائی اور مرکزی ہندو وزراء مسلمانوں کے خلاف اور مسلمان وزراء ہندوؤں کے خلاف بیانات دینے لگیں گے اور پھر مذاہب سے نکل کر تمام چھوٹے چھوٹے فرقے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ایسا ہی مطالبہ کریں گے مثلاً سُنّی وزراء شیعوں کے خلاف شیعہ وزراء سنیوں کے خلاف سناتنی وزراء آریوں کے خلاف آریہ وزراء سناتنیوں کے خلاف سکھ وزراء اپنے دیگر مخالفوں کے خلاف سرِ عام اخبارات اور جلسوں میں بیانات داغتے رہیں گے۔ ذرا سوچئے اگر ان بیانات کو ڈھیل دے دی جائے تو کیا تمام فرقوں میں اشتعال کی آگ پھیل کر ملک میں خانہ جنگی کی صورت اختیار نہ کر جائے گی۔ اور یہ بالکل وہی صورت ہوگی جس سے آج پاکستان دوچار ہے۔ جہاں شیعہ سنیوں کے خلاف اور سُنی شیعوں کے خلاف بیان بازیاں کرتے ہیں اور مساجد میں اپنے وعظ اور خطبوں کے ذریعہ ایسا اشتعال پیدا کرتے ہیں تا آپس میں قتل وغارت کا بازار گرم ہو جائے۔ اور جہاں مُلاّؤں کے ایسے گروپ موجود ہیں جن کے ساتھ مختلف سیاسی جماعتیں اپنے اپنے مفادات کی خاطر چپکی ہوئی ہیں اور جو وقت آنے پر اپنے مذہبی وسیاسی مخالفین کے خون سے ہولی بھی کھیلتے ہیں۔ اور پھر اب تو پاکستان میں اِس خانہ جنگی کو اتنی طاقت مل گئی ہے کہ ایک مسجد کے مُلاّں پاکستانی سپاہیوں کو یرغمال بنا لیتے ہیں اور حکومت ان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکی۔

جانتے ہو ان سب مصائب کی شروعات پاکستان میں کیسے ہوئی؟۔ پاکستان میں یہ شروعات احمدیوں کے خلاف مظالم اور حکومتی وزراء کی بیان بازیوں سے شروع ہوئی تھی جس نے آج یہ رنگ اختیار کر لیا ہے۔ آج پاکستان کی طرز پر بھارت کا یہ مسلم وزیر بھی احمدیوں پر ظلم کرنا چاہتا ہے لیکن وہ یاد رکھے کہ جماعت احمدیہ خدا کی ایک جماعت ہے جو اس دَور میں بندگانِ خدا کی ہدایت کیلئے کھڑی کی گئی ہے۔ بانئ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اِس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچادے اور وہ اس کی آب پاشی کرے گا اور اسکے گرد اِحاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا؟ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 11 انجام آتھم صفحہ 64)

آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’یاد رکھو! میرا سلسلہ اگر نِری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اُسی کی طرف سے ہے تو ساری دُنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

’’مخالفت کی مَیں پرواہ نہیں کرتا۔ مَیں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دُنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چُپ چاپ اُسے قبول کر لیا ہو۔‘‘

(الحکم 17/جولائی 1905ء بحوالہ ملفوظات جلد 8 صفحہ 149-148)

حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام اپنے ایک منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بد خواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

پاکستان میں جماعت کی مخالفت ہوئی تو خدا نے خود بدلہ لیا۔ افغانستان میں مخالفت ہوئی تو خدا خود ہی وہاں پر انتقام لے رہا ہے اور یہی حال اب بنگلہ دیش کا بھی ہو رہا ہے کیونکہ وہاں پر بھی حکام کے ایک حصے کی طرف سے مظلوم احمدیوں کو ستانے کی شروعات ہو چکی ہے۔ لہذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا وطن عزیز بھارت مذہب کے نام پر خون بہانے والے ان درندوں سے محفوظ رہے اور آنے والے دنوں میں ہم ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہو جائیں تو حکومت کو ایسے غیر ذمہ دار وزراء کی ضرور جواب طلبی کرنی چاہئے۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

قرآن شریف کے معنی کرنے میں ہمیشہ اس امر کا لحاظ رکھو کہ وہ صفات الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ جو معنی کرو اس میں دیکھ لو کہ خدا کی صفت قدوسیّت کے خلاف تو نہیں ہے۔

خدا قدّوس ہے لیکن انسان قدّوس نہیں کہلا سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں بے عیب ہے اور انسان بے عیب کوشش سے بنتا ہے

یہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ ہی تھی کہ صحابہ زمین کے نیچے سے لئے گئے اور آسمان کی بلندی تک پہنچائے گئے۔

اپنے طرز عمل سے دکھائیں کہ قدوس خدا کے بندے، پاک کتاب کے ماننے والے، پاک رسول کے متبع اور اس کے خلفاء اور پھر خصوصاً اس عظیم الشان مجدد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو ایسے پاک ہوتے ہیں

یاد رکھو خدا قدوس ہے اس کا مقرب نہیں بن سکتا مگر وہی جو پاک ہو

اللہ تعالیٰ کی صفت القدّوس کے مختلف معانی اور اس صفت سے فیضیاب ہونے کے لئے افراد جماعت کی ذمہ داریوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 20/اپریل 2007ء بمطابق 20/شہادت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت قدّوس ہے۔ مختلف لغات میں اس لفظ کے جو معنی لکھے ہیں اور پرانے مفسرین نے جو تفسیریں کی ہیں ان میں سے چند مشہور مفسرین کی مختصر تفسیر اور معانی مَیں پیش کرتا ہوں۔

تاج العروس میں لکھا ہے کہ اَلْقُدُّوْس اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ میں سے ایک اسم ہے اور اَلْقُدُّوْس کے معنی ہیں اَلطَّاهِر تمام عیوب و نقائص سے منزہ ہستی۔ اور اَلْمُبَارک، بابرکت جس میں تمام قسم کی برکات جمع ہیں۔ اور اَلتَّقْدِيْس کا مطلب ہے اَلتَّطْهِيْر، اللہ عزّ وجل کو پاک اور بے عیب قرار دینا۔

مفردات امام راغب میں لکھا ہے کہ اَلتَّقْدِيْس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی وہ طہارت ہے، وہ پاکیزگی ہے جس کا ذکر ارشاد ربانی وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيْرًا میں ہوا ہے اور اس سے مراد ظاہری نجاست کا دُور کرنا نہیں ہے بلکہ جیسا کہ دوسری آیات سے ثابت ہے، نفس انسانی کی تطہیر کرنا ہے۔

پھر اقرب الموارد میں لکھا ہے کہ قدّوس ایسی ہستی ہے جو پاک اور تمام عیوب و نقائص سے منزّہ و مبرّا ہے۔ بالکل پاک صاف ہے۔ ہر لحاظ سے پاک کی ہوئی ہے۔ پھر اَلْقُدْس کے معنی لکھتے ہیں پاکیزگی اور برکت۔ تقریباً یہی ملتے جلتے معنی لسان العرب میں لکھے ہیں، یہ چند مشہور لغات ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تمام لغات سے جو معنی اخذ کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ اَلْقُدُّوْس تمام پاکیزگیوں کا جامع ہے یعنی صرف عیوب سے ہی مبرّا نہیں ہے، صرف عیوب سے ہی پاک نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی خوبیاں بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ وہ پاک ذات ہے جس میں ہر قسم کی پاکیزگی جمع ہے، ہر قسم کے عیب سے وہ پاک ہے، اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کسی بھی قسم کے عیب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کوئی ایسی خوبی نہیں جس کا انسانی عقل احاطہ کر سکے اور اس میں موجود نہ ہو بلکہ وہ تو اُن خوبیوں کا بھی جامع ہے جو اس میں جمع ہیں، جو موجود ہیں اور وہ تمام خوبیاں بھی جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی اور یہی اس قدوس ذات کی عظمت ہے۔

اب بعض مفسرین کی تفسیر پیش کرتا ہوں جو انہوں نے اس صفت کے تحت کی ہے۔

قرآن کریم میں آتا ہے کہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کو کہا نُقَدِّسُ لَكَ۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے تفسیر مجمع البیان میں لکھا ہے کہ نُقَدِّسُ لَكَ کا معنی ہے اے اللہ! تمام وہ صفاتِ نقص جو تیرے شایان شان نہیں ہم تجھے ایسی تمام صفات سے پاک قرار دیتے ہیں اور کوئی بھی قبیح بات تیری طرف منسوب نہیں کرتے۔ اس معنی کے اعتبار سے نُقَدِّسُ لَكَ میں لام زائدہ ہے یعنی مضمون کی تاکید کرنے کے لئے ہے۔ اور اگر اس لام کا ترجمہ بھی شامل کیا جائے تو پھر بعض نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ ہم تیری خاطر نماز پڑھتے ہیں اور بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ اے اللہ! ہم اپنے نفوس کو تیری خاطر یعنی تیری رضا حاصل کرنے کے لئے خطاؤں اور گناہوں سے پاک صاف کرتے ہیں۔

اسی طرح اس بارے میں علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ کہ بعض لوگوں نے یہ شبہ اٹھایا ہے کہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کو خلق آدم کے وقت اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا کہہ کر اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا تھا۔ علامہ فخر الدین رازی اس شبہ کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ شبہ دو وجہ سے باطل ہے، غلط ہے۔ نمبر ایک، فرشتوں نے فساد اور خون خرابہ کو مخلوق کی طرف منسوب کیا ہے نہ کہ خالق اللہ تعالیٰ کی طرف۔ اور دوسرے فرشتوں نے اپنے اس قول کے معاً بعد کہا وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ اور تسبیح کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو مادی اجسام والی ہر صفت سے منزّہ قرار دینا، پاک قرار دینا اور تقدیس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے افعال کو مذمت اور نادانی کی صفت سے منزّہ قرار دینا۔

اسی طرح علامہ رازی صفت القدوس کے یہ معنی کرتے ہیں کہ القُدُّوس اور القَدُّوس (قاف کی زبر اور پیش دونوں کے ساتھ استعمال ہوا ہے) یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، افعال و احکام اور اسماء کی پاکیزگی اور بے عیبی کو بیان کرنے کے اعتبار سے بڑا ابلغ ہے۔ اس میں بڑی بلاغت ہے، بڑا وسیع لفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی بے عیب ہے جیسا کہ لغت میں بھی دیکھا ہے۔ اس کی صفات کو اگر پرکھنا ہے تو صفت قدوس ذہن میں رکھنی چاہئے۔ صفت قدوس سے اللہ تعالیٰ کی صفات کی اور وضاحت ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ فرمایا کہ قرآن کریم کے معنی کرتے

ہوئے (اگر صحیح معنے کرنے ہیں تو) اللہ تعالیٰ کی صفات ضرور دیکھو۔لیکن ایک گُر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدوسیت پر حرف نہ آئے۔کوئی بھی قرآن کریم کی تشریح کرنی ہے،صفت قدوسیت کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ یعنی ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے۔کوئی ایسی تشریح نہ ہو،کوئی ایسی تفسیر نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کے بے عیب ہونے پر حرف آتا ہو۔اس کا ہر فعل اور ہر حکم اسی صفت کے تحت بے عیب اور پاک ہے۔

تفسیر روح البیان میں وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ کے تحت لکھا ہے،ہم قسم ہا قسم کی نعمتوں پر جن میں سے ایک نعمت اس عبادت کی توفیق ملنا بھی ہے، تیری حمد کرتے ہوئے تجھے ہر اس بات سے پاک قرار دیتے ہیں جو تیرے شایان شان نہیں۔اس اعتبار سے تسبیح صفات جلال کے اظہار کے لئے اور حمد صفات انعام کے اظہار کے لئے ہے۔ وَنُقَدِّسُ لَکَ کے معنی لکھتے ہیں یعنی رفعت و عزت کا جو بھی معنی تیرے لائق شان ہے اسے ہم تیرے حق میں بیان کرتے ہیں اور جو تیرے لائق شان نہیں،اس سے تجھے منزّہ قرار دیتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ کے تحت لکھتے ہیں کہ قتادہ کہتے ہیں کہ یہاں تسبیح سے مراد تو معروف تسبیح ہے جبکہ تقدیس سے مراد صلوٰۃ یعنی نماز ہے۔اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور دیگر کئی صحابہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ نُصَلِّیْ لَکَ یعنی اے خدا ہم تیری خاطر نماز پڑھتے ہیں۔

پھر مجاہد نے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ کا معنی کیا ہے کہ نُعَظِّمُکَ وَ نُکَبِّرُکَ یعنی ہم تیری تعظیم کرتے ہیں، تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔

پھر اسی طرح محمد بن اسحاق نے معنی کئے ہیں کہ اے اللہ! ہم نہ تیری نافرمانی کرتے ہیں اور نہ کسی ایسے امر کے مرتکب ہوتے ہیں جو تجھے ناپسند ہو۔پھر تقدیس سے مراد اَلتَّعْظِیْم وَالتَّطْھِیْر ہے یعنی عظمت اور پاکیزگی بیان کرنا۔عظمت کا اور ہر عیب سے پاک ہونے کا اقرار کرنا۔اسی سے سبوح قدوس ہے۔سبوح کا معنی ہے اللہ کو ہر عیب سے منزّہ قرار دینا اور قدوس سے مراد یہ اقرار کرنا ہے کہ تمام تر طہارت اور تعظیم اُسی کو زیبا ہے۔آگے وہ لکھتے ہیں کہ اس تمام بحث کی روشنی میں وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ کا معنی ہوگا اے اللہ! ہم تجھے ہر اس غلط بات سے پاک اور بری قرار دیتے ہیں جو اہل شرک تیری طرف منسوب کرتے ہیں اور وَنُقَدِّسُ لَکَ کا معنی ہے (اے اللہ!) ہر میل کچیل اور اہل کفر کی تیرے بارہ میں بیان کردہ غلط باتوں سے پاک ہونے کی جو صفات تجھ میں پائی جاتی ہیں ہم تجھے ان صفات سے منسوب کرتے ہیں۔

مَیں نے ابھی ایک مفسر کی قدوس لفظ کی وضاحت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا حوالہ دیا تھا۔پورا حوالہ اس طرح ہے۔آپؓ فرماتے ہیں کہ:’’ یہ سچی بات ہے کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے۔ہر ایک ذرّہ گواہی دیتا ہے کہ وہ خالق ہے اور اسی کی ربوبیت اور حیات اور قیّومیت کے باعث ہر چیز کی حیات اور قائمی ہے‘‘ یعنی ہر ایک کی زندگی ہے اور وہ قائم ہے۔’’ اسی کی حفاظت سے محفوظ ہے۔پھر یہ بھی کہ وہ اَللّٰہُ الْمَلِکُ ہے۔وہ مالک ہے۔اگر سزا دیتا ہے تو مالکانہ رنگ میں،اگر پکڑتا ہے تو جابرانہ نہیں بلکہ مالکانہ رنگ میں تا کہ ماخوذ شخص کی اصلاح ہو‘‘ یعنی جس کو پکڑا گیا ہے وہ اس کی اصلاح کے لئے اُسے پکڑتا ہے۔’’ پھر وہ کیسا ہے؟ اَلْقُدُّوْس ہے۔اس کی صفات و حمد میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو نقصان کا موجب ہو۔بلکہ وہ صفات کاملہ سے موصوف اور ہر نقص اور بدی سے منزّہ،القدوس ہے۔قرآن شریف پر تدبّر نہ کرنے کی وجہ سے کہو یا اسماء الٰہی کی فلاسفی نہ سمجھنے کی وجہ سے۔‘‘ یا تو قرآن کریم پہ غور نہیں کرتے یا اللہ تعالیٰ کے نام کی فلاسفی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے۔’’ غرض یہ ایک غلطی پیدا ہوگئی ہے کہ بعض وقت اللہ تعالیٰ کے کسی فعل یا صفت کے ایسے معنی کر لئے جاتے ہیں جو اس کی دوسری صفات کے خلاف ہوتے ہیں۔اس کے لئے مَیں تمہیں ایک گُر بتاتا ہوں کہ قرآن شریف کے معنی کرنے میں ہمیشہ اس امر کا لحاظ رکھو کہ کبھی کوئی معنے ایسے نہ کئے جاویں جو صفات الٰہی کے خلاف ہوں۔اسماء الٰہی کو مدنظر رکھو اور ایسے معنی کرو اور دیکھو کہ قدوسیت کو بٹّہ تو نہیں لگتا‘‘۔صفات الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت بھی یہ دیکھو کہ قدوسیت کو بٹہ تو نہیں لگتا۔’’ لغت میں ایک لفظ کے بہت سے معنی ہو سکتے ہیں۔اور ایک ناپاک دل انسان کلام الٰہی کے گندے معنی بھی تجویز کرسکتا ہے اور کتاب الٰہی پر اعتراض کر بیٹھتا ہے۔مگر تم ہمیشہ یہ لحاظ رکھو کہ جو معنی کرو اس میں دیکھ لو کہ خدا کی صفتِ قدوسیت کے خلاف تو نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کے سارے کلام حق و حکمت سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں جس سے اس کی اور اس کے رسول اور عامۃ المومنین کی عزت و بڑائی کا اظہار ہوتا ہے‘‘۔(حقائق الفرقان جلد4صفحہ83-84 مطبوعہ ربوہ)

یہاں مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت کا بھی ذکر کر دیتا ہوں جو اس حوالے سے آپؓ نے جماعت کو کی۔اور بڑی اہم اور پیاری نصیحت ہے جسے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ چاہے پڑھا لکھا ہے یا ان پڑھ ہے، امیر ہے یا غریب ہے، مرد ہے یا عورت ہے اپنے پلّے باندھے کہ اصلاح نفس کے لئے بڑی ضروری ہے اور اس سے عبادت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔آپؓ فرماتے ہیں کہ:’’ جو اَن پڑھ ہیں انہیں کم از کم یہی چاہئے کہ وہ اپنے چال وچلن سے خدا کی تنزیہہ کریں۔یعنی اپنے طرزِ عمل سے دکھائیں کہ قدوس خدا کے بندے ،پاک کتاب کے ماننے والے، پاک رسول کے متبع اور اس کے خلفاء اور پھر خصوصاً اس عظیم الشان مجدّد کے پیرو ایسے پاک ہوتے ہیں‘‘۔(حقائق الفرقان جلد 4صفحہ372-373مطبوعہ ربوہ)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیرو ایسے ہوتے ہیں۔اپنے اندر یہ تبدیلی پیدا کریں۔پس خدا تعالیٰ کو ہر عیب سے، ہر خرابی سے پاک سمجھنا اس وقت صحیح ہوگا جب ہم اپنے ہر قول و فعل سے اس کا اظہار کر رہے ہوں گے۔آپ فرماتے ہیں اس کے لئے وسیع اور بہت علم کی ضرورت نہیں ہے۔اَن پڑھ سے اَن پڑھ احمدی کو بھی پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔خطبات میں،تقریروں میں اور درسوں میں سنتا ہے کہ کن باتوں کے کرنے کا حکم ہے اور کن باتوں سے روکا گیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا نمونے قائم کرکے دکھائے ہیں۔ایک احمدی سے خدا تعالیٰ کی قدوسیت کی صفت پر یقین کا اظہار اسی وقت ہوگا جب وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے اور پاک ہو،تو تبھی اس زمانے کے امام کو ماننے کا فائدہ ہے۔

پھر آپؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ’’ یاد رکھو، خدا قدوس ہے اس کا مقرب نہیں بن سکتا مگر وہی جو پاک ہو۔‘‘ تو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے پاک ہونا ضروری ہے اور قرب پانے کے لئے دعاؤں کی قبولیت کی بھی ضرورت ہے۔اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔لیکن اس سے پہلے اپنے آپ کو پاک کرنے کی بھی کوشش ہونی چاہئے۔

اس صفت کے ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:’’ انسان کی نیکی کسبی ہوتی ہے‘‘۔یعنی نیک عمل کرتا ہے تو اس کو اس کا بدلہ ملتا ہے یا اس کے اندر وہ چیز پیدا ہوتی ہے’’ اور خدا تعالیٰ کی نیکی ذاتی ہوتی ہے۔اسی لئے خدا قدّوس کہلاتا ہے لیکن انسان قدّوس نہیں کہلا سکتا کیونکہ وہ اپنی ذات میں بے عیب ہے‘‘ یعنی خدا تعالیٰ اپنی ذات میں بے عیب ہے’’ اور انسان بے عیب کوشش سے بنتا ہے‘‘۔اس صفت کو اس وقت حاصل کرو گے جب کوشش کرکے بے عیب ہو گے‘‘۔خدا تعالیٰ پر کوئی وقت ایسا نہیں آیا جب وہ ناقص تھا اور پھر اس نے کامل بننے کی کوشش کی۔لیکن انسان پہلے ناقص ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔پہلے وہ بچہ ہوتا ہے پھر اسے عقل آتی ہے تو وہ نماز شروع کرتا ہے۔اس کے بعد ایک دن کی نماز اسے کچھ اور آگے لے جاتی ہے۔دو دن کی نماز اُسے کچھ اور آگے لے جاتی ہے تین دن کی نماز اُسے کچھ اور آگے لے جاتی ہے‘‘۔اس طرح وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے’’ لیکن خدا تعالیٰ جیسے آج سے اربوں ارب سال پہلے تھا اسی طرح آج بھی ہے۔اس کی قدوسیت نہ پہلے کم تھی اور نہ آج زیادہ ہے‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ207 مطبوعہ ربوہ)

اس کی قدوسیت اور ہر صفت ہمیشہ سے تھی اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔اللہ تعالیٰ کی صفت قدوسیت سے صحیح طور پر مومن اسی وقت حصہ لے سکتا ہے جب اس قدوس خدا کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ایک مومن اپنی عبادتوں اور نیکیوں میں ترقی کرے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرشتوں کی یہ بات کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو کہا کہ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ کہ ہم جو ہیں تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرنے والے اور تجھ میں سب بڑائیوں کے پائے جانے کا اقرار کرنے والے تو پھر آدم کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔’’ تو جب فرشتوں نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے‘‘ یعنی یہ تو ٹھیک ہے کہ جس طرح تم کہتے ہو کہ فساد کریں گے۔فساد تو کریں گے مجھے بھی پتہ ہے لیکن تمہیں ایک بات کا نہیں پتہ کہ اب انسانی افعال شریعت کے تابع ہوں گے اور جو شریعت کے مطابق عمل کرنے والے اور صفت قدوسیت سے حصہ لینے کے لئے نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں گے تو وہ پھر

فرشتوں سے بھی بڑھ جائیں گے۔اس چیز کا فرشتوں کو علم نہیں تھا۔

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ اس جگہ ایک نکتہ یادرکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ آدم کو خلیفہ بنانے کے موقعہ پر جو کچھ خدا تعالیٰ نے فرمایا وہ بھی درست تھا اور جو فرشتوں نے کہا وہ بھی درست تھا جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے،'' صرف نقطۂ نگاہ کا فرق تھا۔ اللہ تعالیٰ کی نظران صلحاء پر تھی جو آدم کی نسل میں ظاہر ہونے والے تھے اور اس نظام کی خوبیوں پر تھی جو آدم اور اس کے اظلال کے ذریعہ دنیا میں قائم ہونے والا تھا لیکن فرشتوں کی نظران بدکاروں پر تھی جو انسانی دماغ کی تکمیل کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا موردِ عتاب بننے والے تھے۔خدا تعالیٰ آدم کی پیدائش میں محمدی جلوہ کو دیکھ رہا تھا اور فرشتے بوجہلی صفات کے ظہور کو دیکھ کر لرزاں وترساں تھے''۔(پریشان تھے)'' اور گو یہ درست ہے کہ جو کچھ فرشتوں نے خلافت کے قیام سے سمجھا تھا وہ بھی درست تھا مگر ان کا یہ خوف کہ ایسا نظام دنیا کے لئے لعنت کا موجب نہ ہو، غلط تھا۔کیونکہ کسی نظام کی خوبی کا اس کے اچھے ثمرات سے اندازہ کیا جاتا ہے نہ کہ اس میں کمزوری دکھانے والوں کے ذریعہ سے۔اگر کسی اچھے کام کو اس کے درمیانی خطرات کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے تو کوئی ترقی ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر بڑا کام اپنے ساتھ خطرات رکھتا ہے''۔ آپؓ اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ'' طالب علم،علم کے سیکھنے میں جانیں ضائع کر دیتے ہیں''۔ مگر علم سیکھنا ترک نہیں کیا جاتا۔اسی طرح ملکوں میں فوجوں کی جانیں ضائع ہوتی ہیں تو لوگ فوج میں جانے سے رک نہیں جاتے یا جنگیں ختم نہیں ہو جاتیں یا اپنے ملک کی حفاظت ختم نہیں ہو جاتی۔ پس گو خلافت کے قیام سے انسانوں کا ایک حصہ موردِ سزا بننے والا تھا اور مفسد اور قاتل قرار پانے والا تھا۔مگر ایک دوسرا حصہ خدا تعالیٰ کا محبوب بننے والا تھا اور فرشتوں سے بھی اوپر جانے والا تھا۔وہ کامیاب ہونے والا حصہ ہی انسانی نظام کا موجب تھا اور اس حصہ پر نظر کر کے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انسانی نظام ناکام رہا بلکہ حق تو یہ ہے کہ اس اعلیٰ حصہ کا ایک ایک فرد اس قابل تھا کہ اُس کی خاطر اس سارے نظام کو تیار کیا جاتا۔اسی حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بعض اپنے کامل بندوں سے فرمایا ہے کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا (ابن عساکر) کہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم دنیا جہان کے نظام کو ہی پیدا نہ کرتے۔یہ حدیث قدسی ہے اور رسول کریم ﷺ کی نسبت وارد ہوئی ہے۔بعض اور کامل وجودوں کو بھی اسی قسم کے الہام ہوئے ہیں۔پس یہ کامل لوگ اس بات کا ثبوت ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہی حکمت کے مطابق تھا۔(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 283-284)

ایسے اللہ والے جو فرشتوں کی نسبت بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرتے ہیں اور پھر اس کو دنیا میں پھیلاتے ہیں یہ یقیناً اس سے اونچا مقام رکھنے والے ہیں جن کی تقدیس کرنا صرف اپنے تک ہے۔انسانوں میں تقدیس کرنے والوں کی کامل ترین مثال جیسا کہ ابھی بیان ہوا آنحضرت ﷺ کی ہے جنہوں نے ایک دنیا کے دماغوں کو بھی پاک کیا اور ان کے اعمال کو بھی پاک کیا۔اور آج تک ہم اس قدوس خدا کے حقیقی پرتَو کے فیض کو دیکھ رہے ہیں اور جب تک یہ دنیا قائم ہے، دنیا دیکھتی رہے گی انشاء اللہ۔

سورۃ جمعہ میں قدوس لفظ کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:'' دوسری صفت یہ بیان کی تھی کہ وہ اَلْقُدُّوْس ہے،اس کے متعلق فرمایا یَتْلُوْاعَلَیْھِمْ آیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر ایک چیز پاکیزہ ہو۔اس لئے اس نے رسول کو اپنی آیات دے کر بھیجا تا کہ وہ آیات لوگوں کو سنائے اور ان میں دماغی اور روحانی پاکیزگی پیدا کرے۔پہلے اللہ تعالیٰ کی آیات سکھا کر انسانی دماغ کو پاک کرے اور پھر یُزَکِّیْھِم ان کے اعمال کو پاک کرے''۔

(فضائل القرآن (2) انوارالعلوم جلد 11 صفحہ 130 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپؓ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ القدوس کے مقابل'' رسول کا کام یہ بتایا۔ وَیُزَکِّیْھِمْ کہ دنیا کو پاک کرتا ہے۔عالم کی علامت کیا ہوتی ہے۔یہی کہ وہ دوسروں کو پڑھاتا ہے اور دوسرے لوگ اس کے ذریعہ عالم ہو جاتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کی قدوسیت کا ثبوت یہ ہے کہ اُس کی طرف سے آنے والے دنیا کو پاک کرتے ہیں۔محمد رسول اللہ ﷺ گندے لوگوں کو لیتا ہے اور اس کے ہاتھ میں آکر وہ پاک ہو جاتے ہیں''۔

(احمدیت کے اصول ۔انوارالعلوم جلد 13 صفحہ 353 مطبوعہ ربوہ)

پس قدوس خدا کا یہ کامل نبی ہے جس کے ہاتھ میں آکر عام انسان بھی پاک ہو جاتے ہیں۔پس ہر ایک کو چاہئے کہ اگر پاک ہونا ہے اور اگر سچے مومن بننا ہے تو ان کے ہاتھ میں آنے کی کوشش کرے۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قرآن کریم کے جو اوامر و نواہی ہیں، جو کرنے کا حکم ہے اور نہ کرنے کی باتیں ہیں ان پر عمل کرنا ہوگا۔اگر ہم عمل نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف آنے والے نہیں کہلا سکیں گے، محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف آنے والے نہیں کہلا سکیں گے اور نتیجۃً صفت قدوسیّت سے فیض پانے والے نہیں بن سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ جو آپؐ کو قدوس خدا نے عطا فرمائی کے بارے میں عرب کا نقشہ کھینچ کر تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت کی عرب کی حالت کو دیکھو جو برائیوں میں گھرے ہوئے تھے، ہر قسم کی ضلالت و گمراہی ان کی پہچان تھی، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ قوم کبھی پاک ہو سکتی ہے یا ان کو کبھی عقل آسکتی ہے۔یا یہ لوگ عام اخلاق کے اختیار کرنے والے بھی بن سکتے ہیں کجا یہ کہ باخدا بن جائیں۔لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ جو میرے اس پیارے کے ساتھ تعلق جوڑے گا وہ پاک ہوگا بلکہ روح القدس سے حصہ پائے گا اور دنیا نے پھر دیکھا کہ قوم میں انقلاب آیا۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ'' جو شخص اس بات کو غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہوں کو کیونکر چھوڑ دیا'' یعنی جو ان کے شوق تھے، جو ان کی حرکتیں تھیں، جو باتیں تھیں، جو عمل تھے، جس میں وہ پھرا کرتے تھے، جس کو بہت اچھا سمجھتے تھے اس کو کیونکر چھوڑ دیا۔'' اور کیونکر وہ ہوا و ہوس کے جنگل کو کاٹ کر اپنے مولا کو جا ملے۔تو ایسا شخص یقین سے جان لے گا کہ وہ تمام قوت قدسیہ محمدیہ کا اثر تھا''۔یہ سب تبدیلی جو آئی وہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے اثر کے تحت تھی'' وہ رسول جس کو خدا نے برگزیدہ کیا اور عنایات ازلیہ کے ساتھ اس کی طرف توجہ کی اور آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کو سوچ کہ صحابہ زمین کے نیچے سے لئے گئے اور آسمان کی بلندی تک پہنچائے گئے اور درجہ بدرجہ برگزیدگی کے مقام تک منتقل کئے گئے'' یعنی بزرگی کا اور پاکی کا مقام ہر لمحہ ہر درجہ بڑھتا ہی گیا۔'' اور آنحضرت ﷺ نے ان کو چارپایوں کی مانند پایا کہ وہ توحید اور پرہیزگاری میں سے کچھ بھی نہیں جانتے تھے'' یعنی جانوروں کی طرح تھے نہ ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید کا پتہ تھا، نہ پرہیزگاری کا پتہ تھا۔برائیوں میں مبتلا تھے'' اور نیکی و بدی میں تمیز نہیں کر سکتے تھے۔پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو انسانیت کے آداب سکھلائے اور تمدن اور بود و باش کی راہوں پر مفصل مطلع کیا''۔

(نجم الھدیٰ ۔روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 31-32۔ مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں'' تیسرا دروازہ معرفت الٰہی کا جو قرآن شریف میں اللہ جلّشانہٗ نے اپنی عنایت خاص سے کھول رکھا ہے برکات روحانیہ ہیں جس کو اعجاز تاثیری کہنا چاہئے۔ یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہوگی کہ آنحضرت ﷺ کا زاد بوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے جس کو عرب کہتے ہیں جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا ایک گوشۂ تنہائی میں پڑا رہا ہے۔اس ملک کا آنحضرت ﷺ کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیاشی اور بدمستی اور شراب خوری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا'' یہ سب برائیاں ان میں تھیں'' اور چوری اور قزّاقی اور خونریزی اور دختر کشی اور یتیموں کا مال کھا جانے'' یعنی ڈاکے ڈالنا، قتل کرنا، بیٹیوں کو مارنا، یتیموں کا مال کھا جانا'' اور بیگانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا۔غرض ہر یک طرح کی بری حالت اور ہر یک نوع کا اندھیرا اور ہر قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہور ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو، اس سے انکار نہیں کر سکتا''۔یعنی یہ اتنی مشہور بات ہے کہ کوئی متعصب آدمی بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔'' اور پھر یہ امر بھی ہر یک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ'' وحشی تھے، بیہودہ باتیں کرنے والے بیہودہ لوگ، بالکل ناپاک لوگ جن کو کسی چیز کا پتہ ہی نہیں تھا۔'' اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت نبی معصوم ﷺ نے بہت ہی تھوڑے عرصے میں ان کے دلوں کو یکلخت ایسا مبدّل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں، اپنے عزیزوں، اپنی عزتوں، اپنی جانوں کے آراموں کو اللہ جلّشانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ یہ دونوں سلسلے ان کی پہلی حالت اور اس نئی زندگی کے جو بعد اسلام انہیں نصیب ہوئے، قرآن شریف میں ایسی صفائی سے درج ہیں کہ ایک صالح اور نیک دل آدمی پڑھنے کے وقت بے اختیار چشم پُرآب ہو جاتا ہے۔ پس وہ کیا چیز تھی جو اُن کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ کر لے گئی۔ وہ دو ہی باتیں

تھیں ایک یہ کہ وہ نبی معصوم ﷺ اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا‘‘ بہت اثر رکھنے والے تھے۔’’ ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ دوسری خدائے قادر مطلق حیّ وقیّوم کے پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں کہ جو ایک گروہ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔ بلاشبہ یہ قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں‘‘۔ یہ بڑی غیر معمولی چیزیں ہیں۔’’ کیونکہ کوئی دنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی۔ کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیل واصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی‘‘۔

(سرمہ چشم آریہ ۔ روحانی خزائن جلد 2صفحہ28تا 30حاشیہ مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی تاثیرات کا سلسلہ بند نہیں ہوا بلکہ اب تک وہ چلی جاتی ہیں،۔قرآن شریف کی تعلیم میں وہی اثر، وہی برکات اب بھی موجود ہیں۔ پس جب خدا بھی وہی قدوس ہے تو جو اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے وہ اس سے فیض پاتا ہے۔ اس کے رسول کی تاثیرات بھی قائم ہیں، اس کی کتاب کی تاثیریں بھی قائم ہیں، اِس زمانے میں اُس نے اپنے مسیح ومہدی کی قوت قدسی کے نظارے بھی ہمیں دکھا دیئے اور دکھا رہا ہے۔ یہ سب باتیں ہمیں اس قدوس خدا کی صفت سے فیضیاب بنانے والی ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں

آج کیوں ہیں دل ہمارے اِس طرح سے بیقرار
بے بسی ہے ہر طرف اور آنکھ سب کی اشکبار
آہ نبی کے نافلے درویش تھے مرزا وسیم
ناظرِ اعلیٰ امیرِ قادیاں پدرِ کلیم
پھول وہ گلچیں نے توڑا کہ سناٹا چھاگیا
آہ درویشوں کا گلدستہ تھا جو مُرجھا گیا
وہ تو درویشوں کی ڈھارس تھے ہماری آن تھے
وہ بہارِ گلستاں تھے قادیاں کی شان تھے
کوئی بھی افسر منسٹر قادیاں آتے کبھی
آپ کی وہ عزّت و تکریم کرتے تھے سبھی
وہ رئیسِ قادیاں تھے رونقِ دارالاماں
ہم سے رُخصت ہوگئے ہیں آہ وہ اگلے جہاں
ہم نے جوانی اور بڑھاپا بھی گذارہ ساتھ ساتھ
کون اب تھامے گا اِن مغموم درویشوں کا ہاتھ
پچھلے سے پچھلے جمعہ مسجد میں مل آئے تھے ہم
آہ پھر نہ وہ ملے نہ ان سے مل پائے تھے ہم
وہم و گمان میں نہ تھا جلدی جُدا ہو جائیں گے
امرتسر سے جیتے جی وہ لوٹ کر نہ آئیں گے
کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت ہے قرآن میں
ہر بشر فانی مبشّر اِس جہانِ فان میں

(محمود احمد مبشّر درویش قادیان)

وقف عارضی کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش اور ارشادات

ممبران شوری کو نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت پاکستان 2004ء کے موقع پر جماعت کو بڑے زور سے اس تحریک کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا۔

’’میری ممبران شوریٰ سے یہ درخواست ہے کہ یہ ارادہ کر کے جائیں کہ اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں جو وفود کی شکل میں مختلف جماعتوں میں جائیں۔ انشاءاللہ وفود کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور جماعت کی تربیت میں بھی مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ پر چلائے تقویٰ پر قائم رکھے اور ہمیشہ تقویٰ کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق دے‘‘۔

(روزنامہ الفضل 5 اپریل 2004ء)

نشانات الٰھیہ کا علم

حضور انور نے خطبہ جمعہ 30 جون 2006ء میں فرمایا:

’’بہت پرانی بات ہے۔ غالباً 1966ء کی۔ میں سرگودھا کے علاقے میں وقف عارضی پر گیا تو ایک دور دراز گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک بہت بوڑھی عورت ملیں۔ جب ہم نے اپنا تعارف کرایا کہ ربوہ سے آئے ہیں، احمدی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں بھی احمدی ہوں اور ہم لوگ چاند سورج گرہن کو دیکھ کر اس زمانے میں احمدی ہوئے تھے۔ یہ کہتی ہیں میں چھوٹی تھی اور میرے والدین اس وقت ہوتے تھے تو اس علاقے میں بالکل جنگل میں، دیہات میں، دیہاتی ان پڑھ لوگ بھی چاند سورج گرہن کا نشان دیکھ کر احمدی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے بہت سوں کو اس زمانے میں بھی اس نشان سے ہدایت دی تھی‘‘ (الفضل یکم اگست 2006ء)

سالانہ اجتماع صوبہ اڑیسہ

مجلس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ اپنا صوبائی سالانہ اجتماع ۷ اور ۸ / جولائی ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ اتوار کٹک میں منعقد کر رہی ہے۔ متعلقہ مجالس مطلع رہیں اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کریں۔ دیگر مجالس کے اراکین سے بھی شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے۔

اجتماع کے ہر جہت سے کامیاب ہونے اور اس کے دور رس نیک نتائج برآمد ہونے کے لئے جملہ قارئین بدر احباب و بزرگان جماعت سے درخواست دُعا ہے۔ (ناظم صوبائی انصار اللہ بھارت)

......اضافہ اشتراک بدر

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یکم اپریل ۲۰۰۷ء سے چندہ بدر میں مبلغ 50 روپئے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اب بدر کے خریداران کو سالانہ چندہ مبلغ تین صد روپئے (-/300) ادا کرنا ہوگا۔ جملہ خریداران بدر مطلع رہیں۔ (مینجر بدر)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد | شہروز | مسرُور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ کامل اور مکمل مذہب ہے جس میں ہر طبقہ کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے تاکہ معاشرے میں امن قائم رہے

اُمراءکو اپنے کمزور اور غریب بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یہ آپس میں محبت اور پیار بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے ہر ملک کے آسودہ حال احمدیوں کو اپنے اپنے ملکوں میں اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خود کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے والا نہ ہوں

احمدی خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے اللہ کی طرف سے آنے والے مامور کے دامن کو تھاما ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس نور سے فائدہ اٹھائیں اور اس کو اپنے قول وفعل میں ظاہر کرنے کی کوشش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8 جون 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے والدین سے لیکر معاشرے کے مختلف طبقات سے حسن سلوک کے بارہ میں قرآنی تعلیم کا ذکر کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ حسن سلوک ہی ہے جو معاشرے میں امن وسلامتی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے معاشرتی حسن سلوک کے علاوہ اقتصادی اور مالی حالات بھی معاشرے میں امن پیدا کرنے یا بدامنی پیدا کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ معاشرے میں امیر لوگ بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی اور ضرورت مند بھی۔ بعض لوگ کشائش ہونے کے باوجود ضرورت مندوں اور غرباء پر خرچ نہیں کرتے یہاں تک کہ اپنے قریبیوں سے بھی بے پرواہ ہوتے ہیں نتیجۃً ایسے رشتوں میں دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں اور یہ دراڑیں اتنی بڑھ جاتی ہیں کہ پھر رشتوں کا احساس بھی ختم ہو جاتا ہے اور نفرتیں پنپنے لگتی ہیں گو ایک مومن کا شیوہ نہیں کہ کسی دوسرے کی آسودگی کو دیکھ کر اسکے دل میں اس کے لئے حسد کے جذبات ہوں۔ مومن ایسے جذبات سے پاک ہوتا ہے اور یہی ایک مومن کی شان ہے اللہ کا شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی وجہ سے جماعت ایسے جذبات سے پاک ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کا غریب طبقہ دوسروں کے پیسے دیکھنے کی بجائے اپنی طاقت سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں قربانی کرنے والا ہے اگر گہرائی میں جا کر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ غریبوں کی قربانیاں ان کے پیسے کے اعتبار سے اپنے آسودہ حال بھائیوں سے زیادہ ہیں۔ بہرحال اس موقعہ پر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اُمراءکو اپنے کمزور اور غریب بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یہ آپس میں محبت اور پیار بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں تو یہاں تک ارشاد ہے کہ اگر کسی قریبی رشتہ دار سے کسی وجہ سے ناراضگی ہو تو پھر بھی جہاں تک حسن سلوک کا تعلق ہے ضرور کرنا چاہئے، پس ایسے رشتہ دار جن سے کسی وجہ سے ناراضگی ہو جب ان سے بھی حسن سلوک میں کمی نہ کرنے کا حکم ہے تو پھر عام حالات میں تو بہت زیادہ ایک دوسرے کی معاشی ضروریات کا خیال رکھنا چاہئے۔

اسلامی تاریخ میں ہجرت کے موقع پر انصار مدینہ کے مہاجرین کیلئے مالی قربانی کے بے نظیر نمونے ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح باوجود کسی رشتہ داری کے نہ ہونے کے انہوں نے ایک دوسرے سے سگے بھائیوں سے بڑھ کر سلوک کیا۔ یہ وہ جذبہ ہے جو آج آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق علیہ السلام کی جماعت کے ہر فرد کو دکھانا ہے جس سے پھر اس سلامتی کا دور دورہ ہوگا جس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تھے۔ پس غریبوں اور مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں ہر ملک کے آسودہ حال احمدیوں کو اپنے اپنے ملکوں میں اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ مدد احسان جتانے کے جذبے سے نہ ہو۔ یہی وہ طریق ہے جس سے عزت نفس قائم رہتی ہے اور معاشرے میں سلامتی پیدا ہوتی ہے لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خود کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے والا نہ ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ " وَفِیْ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ "(سورۃ الذّٰریٰت:۲۰)

اسی طرح فرمایا: فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○۔

وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِیَرْبُوْا فِیْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ۔(سورۃ الروم 40-39)

تینوں آیتوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ترجمہ:" اور ان کے اموال میں سوال کرنے والوں اور بے سوال ضرورت مندوں کے لئے ایک حق ہے"

" پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو نیز مسکین کو اور مسافر کو یہ بات ان لوگوں کیلئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں اور جو تم سود کے طور پر دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں مل کر وہ بڑھنے لگے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور اللہ کی رضاء چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو اس کو بڑھانے والے ہیں"۔

یہاں اللہ نے توجہ دلائی ہے کہ ضرورت مندوں اور مسافروں کو ان کا حق دو اور حق یہ ہے کہ ان کی ضروریات پوری کرنے کیلئے مالی کشائش رکھنے والے غریب بھائیوں کیلئے خرچ کریں اور اپنے بھائیوں کو معاشرے میں ٹھوکریں کھانے کیلئے نہ چھوڑ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جب معاشرے کے امراء غریبوں کا خیال نہیں رکھتے تو وہ ایسے کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جن سے معاشرے کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ جن کے اقتصادی حالات اچھے نہیں ہوتے وہ امیروں کے خلاف اور اپنی حکومتوں کے خلاف آوازیں اٹھانے لگتے ہیں، ہڑتالیں کرتے ہیں، قانون شکنیاں کرتے ہیں اس کے بالمقابل اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ کامل اور مکمل مذہب ہے جس میں ہر طبقہ کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے تاکہ معاشرے میں امن قائم رہے پس ایک مسلمان کی پاک عملی حالتیں ہی ہیں جو اسے اسلام کا صحیح نمونہ دکھانے والی بناتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ملک کی اقتصادی حالت کو ٹھیک رکھنے کے لئے غرباء کا طبقہ محنت کر رہا ہوتا ہے اگر اس طبقہ کی محنت اور مدد شامل نہ ہو تو ملکی معیشت ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے اسلام کا حکم ہے اس غریب طبقے کو اس کا پورا پورا حق دو۔ پس اسلام نے جہاں حقوق اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے وہیں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی پورے زور سے توجہ دلائی ہے۔ آج احمدی ہی ہے جو اس معاشرے میں اسلام کی بتائی ہوئی صحیح تصویر پیش کر سکتا ہے کیونکہ احمدی ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ یہ عہد باندھا ہے کہ اللہ کے احکام کی پابندی کرے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ سود غریب کو ہمیشہ کیلئے غربت کی دلدل میں دھکیل دیتا ہے اس لئے اسلام سود سے منع فرماتا ہے لیکن اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے جو لوگ سودی کاروبار میں ملوث ہوتے ہیں اللہ ان کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے اور جن کے خلاف اللہ اعلان جنگ کر دے تو ان کو سلامتی کہاں نصیب ہو سکتی ہے؟ سود سے نہ تو امیروں کو چین مل سکتا ہے اور نہ غریبوں کو ہی سکون مل سکتا ہے۔ سود غلامی کی ایک قسم ہے اور غلامی سے کبھی محبتیں پنپ نہیں سکتیں۔ یاد رکھو! سود لینے والوں کی نسلیں کبھی سر نہیں اٹھا سکتیں۔ سود معاشرے میں بے چینی پھیلاتا ہے اور ان بے چینیوں سے فاصلے بڑھتے ہیں اور فاصلوں سے نفرتیں بڑھتی ہیں۔ دنیا کے امیر ممالک نے سودی قرضوں کے نام پر غریب ملکوں کو ایسا جکڑ رکھا ہے کہ ان کو ذہنی اور اقتصادی غلام بنا رکھا ہے۔ جب تک دنیا اس سلامتی کے شہزادے کی طرف توجہ نہیں کرے گی جس کو خدا تعالیٰ نے اس زمانے کا امام کر کے بھیجا ہے اور اس کے ماننے والوں پر ظلم کرتی رہے گی تو کبھی بھی اس فساد سے نہیں نکل سکے گی جو بے چینیوں، بدامنیوں گناہوں اور ظلم کا فساد ہے۔ پس احمدی خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے اللہ کی طرف سے آنے والے مامور کے دامن کو تھاما ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس نور سے فائدہ اٹھائیں اور اس کو اپنے قول وفعل میں ظاہر کرنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

دُمدار ستارے کا ظہور

............(ڈاکٹر صالح محمد الہ دین، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)............

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں جو آفاقی نشانات ظاہر فرمائے ہیں ان میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کو نمایاں مقام حاصل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان ایمان افروز نشانات کا ذکر اپنی کتب میں کئی جگہ فرمایا ہے۔ان میں سے ایک عظیم الشان نشان دمدار ستارہ کا ظہور ہے۔اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی نشانات کا ذکر فرمایا ہے دوسرے نمبر پر آپ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کا ذکر فرمایا ہے اور تیسرے نمبر پر ستارہ ذوالسنین (دمدار ستارہ) کے نشان کا ذکر فرمایا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ اسلام تحریر فرماتے ہیں،

”تیسرا نشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے جس کا طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا اور مدت ہوئی وہ طلوع ہو چکا ہے۔اس کو دیکھ کر عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آ گیا ہے“

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۰۵)

نیز اپنی کتاب ”چشمہ معرفت“ میں آپؑ نے تحریر فرمایا:۔

”نواب صدیق حسن خان صاحب ”حجج الکرامہ“ میں اور حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے وقت میں نمودار ہوگا چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا“۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 330)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ 1882ء میں اللہ تعالیٰ کے الہام کی بناء پر مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا اور ستمبر 1882ء میں وہ دم دار ستارہ نمودار ہوا جس کو آپ نے اپنی صداقت کا ایک نشان قرار دیا۔علم فلکیات کے ذریعہ دمدار ستاروں کے متعلق اور بالخصوص ستمبر ۱۸۸۲ء کے دمدار ستارہ کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔اللہ تعالیٰ ان نشانات کو ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

دم دار ستارے

دم دار ستارے (Comets) بہت بڑی تعداد میں نظام شمسی میں پائے جاتے ہیں یہ سورج کے گرد بیضوی مدار Eliptic Orbit میں گھومتے ہیں۔زیادہ وقت سورج سے دور ہوتے ہیں اور نظر نہیں آتے۔جب سورج کے قریب آتے ہیں تو دمدار ستارہ کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ان ستاروں کے درمیانی دور مختلف ہوتے ہیں۔مثلاً Encke's Comet کا درمیانی دور تین سال سے کچھ زیادہ ہے۔یعنی ہر تین سال کے بعد یہ ستارہ نمودار ہوتا ہے۔اس کے بالمقابل Comt West کا درمیانی دور پانچ لاکھ سال ہے۔جن دم دار ستاروں کے درمیانی دَور دوسو سال سے کم ہوتے ہیں ان کو Short Period Comets کہتے ہیں اور جن کے درمیانی دور دو سو سال سے زیادہ ہوتے ہیں ان کو Long Period Comets کہتے ہیں۔

ایسے انتہائی نمایاں دم دار ستارے جو اس قدر روشن ہوتے ہیں کہ دن کے وقت بھی نظر آسکیں وہ شاید ایک صدی میں اوسطاً صرف دو دفعہ نمودار ہوتے ہیں۔

چنانچہ Stronomy Vol.1by Russell Dugan and Stewart (Ginn & Co. London. 1945) میں لکھا ہے کہ:۔

"A Very few (Perhaps two in a century on the average are visible even in braod day light when near the sun"

ستمبر 1882ء میں جو دم دار ستارہ نظر آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان بنا وہ اس قسم کے نایاب دم دار ستاروں میں سے ایک تھا جو دن کے وقت بھی نظر آ سکتا تھا۔

ستمبر 1882ء کے نمایاں دم دار ستارہ کے نام اور صفات

ستمبر 1882ء میں جو دم دار ستارہ نظر آیا اس کو مندرجہ ذیل نام دیئے گئے۔

Comet 1882 II

Climet Cruls

The Great Comet of 1882

اس ستارے کے درمیانی دور (Period) کے اندازے حسب ذیل ہیں:۔

ا۔1376.6 سال

(Monthly Notices of the Royal Astronomical Society London Vol 83 Page 288 Paper by Jhone Tetlock (1883)

2۔ 800 سال اور 1000 سال کے درمیان

Astronomy Vol 1 by Russell, Dugan and Stewart, Ginn & co. London 1945 P.483)

3-سال 761

(Astronomical Journal Vol. 72 P.1170, paper by B.G. Marsden (1974)

4-سال 758.73

(The new encyclopaedia Britanica 15th Edition 1992, Under Comet Vol. 3 P. 483)

یہ دم دار ستارہ سب سے پہلے 3 ستمبر 1882ء کو جنوبی امریکہ میں دیکھا گیا اور یورپ میں اس کی اطلاع Mr. Cruls کے ذریعہ 12 ستمبر کو ملی۔ 17 ستمبر کو وہ سورج سے قریب ترین تھا اور دن کے وقت بھی دیکھا جا سکتا تھا۔اس ستارہ کی تصویر اور تفصیل رسالہ Monthly Notices of the Royal Astronomical Society vol 83, 1883 میں دی گئی ہے تصویر صفحہ 288 پر ہے۔

Encyclomaedia Britanica 11th Edition Printed Cambridge University Press 1910, Vol 6 p. 760 میں لکھا ہے:۔

" The Great Comet of 1882 made a transit over the sun on the 17th of September, an occurance unique in the history of Astronomy".

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ 17 ستمبر 1882ء کو یہ ستارہ سورج کے سامنے سے گزرا اور یہ فلکیات کی تاریخ میں بے نظیر واقعہ تھا۔17 ستمبر کے بعد یہ ستارہ دیکھا جا سکتا تھا۔بعض ماہرین فلکیات نے 13 ستمبر تا 14 دسمبر اس کا مشاہدہ کیا۔

ذوالسنین کی تشریح

حدیث شریف میں جو دم دار ستارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے نشان بنا تھا اس کو ذوالسنین کہا گیا ہے۔عربی لغات المنجد وغیرہ میں سنن کے معنی دانت کے لکھے گئے ہیں۔لہٰذا ذوالسنین کے معنی ہیں دو دانت والا۔حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے مارچ 1898ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا (مورخہ 12 مارچ 1898ء مطبوعہ تذکرہ صفحہ 296 طبع چہارم) کو پورا کرنے کیلئے ”مسلک المعارف“ کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں ذوالسنین کا ترجمہ ستارہ دندانہ دار کیا اور لکھا ”کیونکہ لفظ سن بہ تشدید نون بمعنی دانت کے ہے کیونکہ اس کی صورت بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے۔لہٰذا اس کو ذوالسنین کہتے ہیں“ (صفحہ 24)

مذکورہ بالا رسالہ میں حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے ذکر فرمایا ہے کہ پیشگوئی کا ظہور 1882ء میں ہو چکا۔نیز آپ نے تحریر فرمایا۔

”یہ ستارہ دنبالہ دار یعنی قرن ذوالسنین حسب پیشگوئی مخبر صادق ﷺ کے طلوع ہو چکا مشرق ہی میں طلوع ہوا۔تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اس کا غل وشور مچا تھا“۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ذوالسنین ایک ایسا دم دار ستارہ ہے جس میں دوئی پائی جاتی ہے۔اس ستارہ کی تصویر میں دو دم واضح طور پر نظر آتے ہیں۔George Chambers نے اپنی کتاب The Story of the Comets میں اس دمدار ستارے کی بناوٹ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ستارہ کی بناوٹ میں دوئی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔

کلام اللہ میں ستارہ کی شہادت کا ذکر

سورۃ النجم میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک ستارہ گرے گا اور دین کی عظمت دنیا پر ظاہر ہوگی۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالسنین کی پیشگوئی کی جڑ و النجم اذا ھوی کی آیت میں پائی جاتی ہے۔ھویٰ کے معنی ہیں گرنا اور ہلاک ہوجانا۔چنانچہ یہ ذوالسنین سیارہ سورج کے اتنا قریب آیا کہ وہ سورج کو چھونے لگا اور اس نے Sungrazing Comet کا بھی لقب پایا نیز سورج سے اس قدر قریب ہونے کے نتیجہ میں اس کے ٹکڑے ہوگئے۔ بالفاظ دیگر وہ سورج میں گرا اور ہلاک ہوگیا۔خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے والنجم اذا ھوی کی پیشگوئی دم دار استارے کے نشان کے ذریعہ بھی پوری ہوتی ہے۔تو حضور انور رحمہ اللہ نے خاکسار کے استنباط سے اتفاق فرمایا تھا۔حضور کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

”قرآن مجید میں دمدار ستارے کی پیشگوئی کے متعلق ایک آیت سے آپ نے جو استدلال کیا ہے وہ بالکل درست ہے خود میرا ابھی یہی خیال ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 اگست 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تحریک پر خاکسار نے ذوالسنین کے نشان کا مطالعہ کیا تھا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور پیارے حضور کو اپنا قرب خاص عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں رکھے اور اس نشان کو لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔آمین۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872-224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

ربوہ کے افتتاح کے چند چشم دید واقعات

(ازقلم: قریشی فیروز محی الدین ایم اے شاہد (سویڈن)

مجلس انصاراللہ کینیڈا کے ترجمان نحنُ انصار اللہ کی جنوری تا مارچ 2004ء کی اشاعت میں محترم شیخ خورشید احمد صاحب کا ربوہ کی تعمیر کے متعلق دلچسپ اور معلومات افزا مضمون نظر سے گزرا، چونکہ یہ عاجز بھی ان واقعات کا چشم دید گواہ ہے اس لئے کچھ مزید تفصیلات عرض کرتا رہا ہے۔

20 ستمبر 1948 کا ذکر ہے کہ ربوہ کے افتتاح سے دو روز قبل لاہور میں میری ملاقات محترم عبدالسلام صاحب اختر مرحوم اور چوہدری محمد صدیق صاحب لائبریرین سے ہوئی جو اُن دنوں ربوہ کیلئے خیمہ جات کرایہ پر لینے کی خدمت پر معمور تھے۔ میری لاہور کی سکونت کی وجہ سے انہوں نے مجھے مدد کیلئے ساتھ لے لیا۔ ہم خیمہ جات کے قدیمی ادارہ رلدو محمد دین اینڈ سنز اور اسی قسم کے دوسرے ادارہ جات کے ہاں گئے۔ یہ معلوم کر کے کہ چھولداری کا ماہانہ کرایہ تیس روپے اور قیمت خرید ایک سو روپیہ تھی خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لکھا کہ میرے خیال میں چھولداریاں کرایہ پر لینے کی بجائے انہیں خرید لینا بہتر رہے گا۔ حضور نے میری رائے سے اتفاق کرتے ہوئے خاکسار کو بھی ان دونوں احباب کے ساتھ خدمت پر مقرر فرما دیا۔ چنانچہ خیمہ جات کی واپسی کیلئے روانگی پاس میرے نام کا بنا تھا اور اس وقت کے ناظر اعلیٰ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ مرحوم نے میرے اس سلسلہ میں اخراجات کا بل پاس کیا تھا۔

19 ستمبر 1948ء کی شام کو محترم اختر صاحب اور مولانا محمد صدیق صاحب خیموں والے ٹرک کے ساتھ ربوہ آئے اور میں بعد میں بس کے ذریعہ نماز مغرب کے وقت سڑک پر جہاں ہینڈ پمپ ہوا کرتا تھا وہاں اترا محترم محمد عظیم باجوہ صاحب بھی اسی بس سے اترے۔

پہلی اذان

خاکسار نے نماز مغرب کیلئے اذان دی جو غالباً اس سرزمین میں پہلی اذان تھی اور محترم باجوہ صاحب نے نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

رات کی چاندنی میں ہم دونوں اختر صاحب اور مولوی صدیق صاحب کی تلاش میں نکلے۔ تلاش بسیار کے بعد جس جگہ اب یادگاری مسجد ہے وہاں ان کا خیمہ ہمیں مل گیا۔ رات میں نے ان دونوں احباب کے ساتھ دعائیں کرتے اور گیدڑوں کی آوازیں سنتے ہوئے گزاری۔ صبح خاکسار احمد نگر جا کر سب کیلئے ناشتہ کا سامان لایا۔ دودھ اُن دنوں اس علاقے کے لوگ مفت دے دیا کرتے تھے اور کہتے تھے بھلا دودھ اور پوت (بیٹا) بھی کسی نے بیچا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تشریف آوری

20 ستمبر 1948ء کی صبح کو افرادِ قافلہ کے ساتھ لاہور سے روانہ ہو کر آپ ایک بجکر بیس منٹ پر اس بے آب و گیاہ میدان میں تشریف لائے جہاں جماعت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایک مقام پر جمع کرنے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام پانا تھا۔ افتتاح کے تاریخ ساز اجتماع کے لئے ایک وسیع و عریض شامیانہ لگایا گیا تھا۔ خدمت دین کے اس مرکز کو بسانے اور اس نادر المثال اجتماع میں شمولیت کیلئے شمع احمدیت کے پروانے دور و نزدیک سے صبح ہی سے آنے شروع ہو گئے تھے۔ ان میں بچے جوان بوڑھے اور مستورات سبھی شامل تھے۔

افتتاح کی تقریب کے شروع ہونے سے پہلے جب حضورؓ ظہر کی سنتیں ادا کر رہے تھے تو ایک مکھی جراب میں گھس گئی اسے نکالنے کیلئے جب جراب اتاری تو اس وجہ سے کہ اس پر مسح کیا ہوا تھا وضو کی تجدید فرمائی۔ خاکسار ہمہ وقت حضورؓ کی خدمت میں حاضر رہا۔ چنانچہ وضو کیلئے حضورؓ نے عمامہ کوٹ اور چھڑی مجھے پکڑا دی اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے حیرت سے فرمایا کہ ''اس جگہ مکھیاں بہت ہیں''

نماز سے فراغت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنینؓ نے نہایت پرسوز تاریخی خطاب فرمایا اور اس مقام کے بابرکت ہونے کیلئے آہوں اور سسکیوں کی دل ہلا دینے والی التجاؤں اور پرسوز ابراہیمیؑ دعاؤں کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں لمبی دعا کروائی۔ پھر چاروں کونوں اور وسط میں بکروں کی قربانی کا ارشاد فرمایا۔ قربانیوں کیلئے تیاری جاری تھی کہ حضورؓ نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب کو پیغام پہنچا دو کہ درمیان میں قربانی کا بکرا حضور خود ذبح کریں گے۔ چاروں کونوں پر مولانا صدیق صاحب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحبؓ درد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ اور محترم چوہدری برکت علی صاحب وکیل المال اوّل نے جانور ذبح کئے۔

اس اثنا میں آپ اُن دعاؤں کا ورد کرتے رہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظّمہ کی آبادی کے وقت کی تھیں۔ جس انداز سے حضورؓ نے یہ دعائیں کیں الفاظ میں اُس روح پرور کیفیت کا بیان ممکن نہیں۔ اُس وقت دلوں پر وجدان کی جو کیفیات گزریں ان کا لطف وہی خوش قسمت لوگ اُٹھا سکتے ہیں۔ جنہوں نے از خود اس وجد آفریں منظر کا مشاہدہ کیا۔ اس روح پرور کیفیت کی یاد بھولنے والی نہیں۔ اس کا تصور ہمیشہ کیلئے فرحت بخش اور تسکین جاں کا درجہ رکھتا ہے۔ نماز کے بعد حضورؓ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کی طرف سے پیش کردہ کھانا مہمانوں کے ساتھ تناول فرمایا افتتاح میں شامل ہونے والے افراد کی لسٹ اُستاذی المحترم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم نے تیار کی تھی۔ اور حضور اور مہمانوں کی واپسی کے بعد اولین مکینوں کی لسٹ مکرم عبدالباری صاحب اور مختار احمد صاحب ہاشمی نے تیار کی تھی اور خاکسار سمیت یہ سترہ افراد پر مشتمل تھی۔ کھجوروں، صابن تیل اور بسکٹ وغیرہ کی فروخت کا کام قادیان کے دوکاندار مکرم قریشی محمد افضل بردرز گولباز ار ربوہ نے شروع کیا تھا اور نلکہ سازی کی ابتداء مکرم فضل حق صاحب نے کی تھی۔

آج کا سرسبز و شاداب اور خوبصورت و بارونق ربوہ شہر میرے پیارے اور مہربان آقا کے قلب مطہر کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی التجاؤں کی قبولیت کا منہ بولتا نمونہ ہے۔ اللہ اسے حاسدین کی نظر بد سے بچائے اور ہمیں اس کی تزئین کے فریضہ کو احسن رنگ میں ادا کر کے اسے امن کا گہوارہ، علم و فضل کی کان اور حقیقی و معنوی لحاظ سے عروس البلاد بنانے کی توفق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

آج کا سرسبز و شاداب اور بظاہر چھوٹا سا شہر ربوہ عظیم الشان دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، گیسٹ ہاؤسز، دارالضیافت، مساجد سمیت قسم ہا قسم کے پھلدار درختوں سے آراستہ جماعتِ احمدیہ کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ تاہم اس کیلئے چشم بینا کی ضرورت ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

☆☆☆

اس کی ہمت سے ہوئی آباد ربوہ کی زمیں

آسماں سے مہدیٔ موعود نے پائی خبر
نور کا پیکر ملے گا تجھ کو اِک لختِ جگر

ساری قومیں برکتیں پائیں گی اس موعود سے
نورِ فرقاں سے منور ہوں گی وہ محمودؓ سے

آپ کا استاد خود مولیٰ تھا وہ ربِّ کریم
جلوہ گر ہوتا تھا اس پر روز و شب ربِّ علیم

آپ مظلوموں کے حامی اور تھے ان کے نصیر
آپ کے دم سے رہائی پا گئے لاکھوں اسیر

ان کی تقریروں میں لذت تھی عجب تھی چاشنی
ان کی تقریروں سے ہر سو پھیلتی تھی روشنی

یورپ و افریقہ میں بھیجے مبشر آپ نے
کر دیئے کالے و گورے سب منور آپ نے

اس کی ہمت سے ہوئی آباد ربوہ کی زمیں
بن گیا اس کی دعاؤں سے یہ اک شہرِ حسیں

صاحبِ عظمت بھی تھا اور عزم کا مضبوط بھی
وہ سپہ سالار تھا اور دینِ احمد کا امیں

یاد رکھیں گی تجھے قومیں سدا فضلِ عمر
رحمتیں بھیجیں گی تجھ پر اَے مسیحا کے پِسر

مصلح موعود تجھ پر ہر گھڑی ہوں رحمتیں
میرے مولیٰ کی سدا نازل ہوں تجھ پر برکتیں

(خواجہ عبد المؤمن، اوسلو، ناروے)

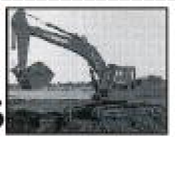
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب مرحوم کی چند یادیں

سید ساجد احمد امریکہ

میرا جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسے پر جانا ہوا تو میں نے دیکھا کہ کھانے کے ٹینٹ میں کئی اشتہار سروں کے اوپر لٹکائے ہوئے ہیں قریب جا کر پڑھا تو معلوم ہوا کہ پیشگوئیوں پر مشتمل قرآنی آیات خوبصورتی سے لکھی گئی ہیں۔ان کا سادہ عام فہم زبان میں ترجمہ دیا گیا ہے اور ہر چارٹ کو پیشگوئی عام سے متعلقہ مناسب تصویروں سے سجایا گیا ہے۔ میرے دل نے کہا کہ ضرور یہ کام مولانا محمد اسماعیل منیر کا ہے۔ میں نے ٹینٹ میں نظر دوڑائی تو فوراً ہی بھرے ٹینٹ میں دوستوں کے عقب میں ایک سفید پگڑی نظر آ گئی۔ جس کے نیچے سالوں کا جانا پہچانا باریش چہرہ سفید لباس میں ملبوس احباب سے گفتگو میں مصروف تھا۔

مولانا محمد اسمٰعیل منیر اس جہان فانی سے گذر گئے لیکن اپنی بہت سی یادیں اور اپنا نیک نمونہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ سب سے بڑی یہ کہ وہ ہمیشہ خدمت اسلام کے مواقع اور ذرائع کی تاک میں رہتے اور ان کے ملنے پر بھرپور فائدہ اٹھاتے۔ آخری دنوں تک وہ بڑی سرگرمی اور تندہی سے خدمت اسلام پر کمر بستہ رہے اور حقیقی معنوں میں انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدمت اسلام میں گزارا اور کئی لحاظ سے قابل تقلید مثالیں قائم کر گئے۔

میرا ان سے پہلا تعارف ان دنوں ہوا جب میں 1965ء کے لگ بھگ حافظ آباد میں ناظم اطفال تھا اور وہ مرکز میں مہتمم اطفال تھے۔ آپ حافظ آباد میں دورے پر تشریف لائے۔ شام کو ایک اجلاس کیا گیا جس میں اطفال نے اپنی استعدادوں کے مطابق حصہ لیا۔ آپ اطفال کی کارکردگی پر بہت خوش ہوئے اور انہیں مالی انعام دیا۔ آخر میں انہوں نے اطفال کو نصائح فرمائیں۔ ان نصائح میں سے ایک جو آج تک مجھے دیا ہے وہ یہ تھی کہ گو اس اجلاس میں بچوں نے نظمیں بڑے احترام سے پڑھیں، لیکن چونکہ ماحول کا انسان پر اثر ہوتا ہے اس لئے مستقبل کیلئے انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اور باتوں کے علاوہ ان کے نظم پڑھنے کے انداز پر بھی کبھی ماحول کا غلط اثر نہ ہو۔

ہم جن معاشروں میں رہتے ہیں وہاں ہر قسم کی نظمیں، گیت اور گانے شریفانہ اور غیر شریفانہ لہجوں، راگوں اور سروں میں گائے جاتے ہیں۔ ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم ان سب طور طریقوں کا عکس ادب یا آرٹ یا فن یا کسی بھی اور نام سے ضرور ہی اپنے اندر دکھانے کی کوشش کریں۔ ہماری مذہبی اور غیر مذہبی محفلوں اور تقریبات میں ضروری ہے کہ خوشی یا غم، استقبال یا احتجاج، جو بھی صورت ہو متانت، سنجیدگی اور روایتی اقدار کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ یہ بھی مسیح پاک علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے کہ جماعت احمدیہ نے سو سال سے ان اعلیٰ وارفع اقدار کی کامیابی سے بخوبی حفاظت کی ہے اور باقی مسلمانوں کیلئے اخلاق مصطفوی کا ایک یکتا اور قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔

تبلیغ مولانا مرحوم کا کھانا پینا اوڑھنا بچھونا تھا ایک زمانہ میں انہوں نے سلائیڈ شو کا تبلیغی مقاصد کیلئے ملک بھر میں خوب استعمال کیا۔ سلائیڈ شو ان دنوں ایک نیا پر جدت وسیلہ تھا۔ لوگ بڑی دلچسپی سے کھنچے آتے اور دلجمعی سے لحہ بہ لحہ سکرین پر بدلتے مناظر دیکھتے اور احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے۔

اس کے چند سال بعد مجھے ان سے اس وقت واسطہ پڑا جب میری بطور ٹیچر افریقہ میں خدمت کے لئے درخواست قبول ہوئی۔ ویزا وغیرہ کے مشکل مرحلوں میں انہوں نے ساتھ ساتھ مل کر مدد کی اور ہر جگہ ساتھ جا کر ہر معاملے کو نبھایا۔ میں نے انہیں انتھک ملنسار اور خدمت گزار کارکن پایا۔ تھوڑی سی ملاقاتوں کے بعد ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے سالوں سے یار بیلی ہوں۔

سالوں بعد ایک دن مجھے ان کا فون امریکہ میں آیا تو بڑی حیرت ہوئی کہ اتنے سالوں بعد بھی میں انہیں یاد رہا جب کہ مبلغین کو تو دن رات اتنے احمدیوں سے واسطہ رہتا ہے کہ عام لوگوں کیلئے نام بھی یاد رکھنا آسان نہیں۔ اس کے بعد امریکہ میں ان سے ملاقات بھی رہی اور بذریعہ فون رابطہ بھی رہا۔ وہ خیر خیریت تو پوچھتے ہی تھے لیکن ان کا مرکزی موضوعِ گفتگو ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ توحید کا علم کیسے بلند کیا جائے، قرآن کریم کی تعلیم سے طالبان حق کو کیسے متعارف کرایا جائے احمدیت کا پیغام کیسے گھر گھر پہنچایا جائے۔

ان کی شخصیت کا ایک اور پہلو جسے میں نے خاص طور پر محسوس کیا اور جو آخری عمر تک ان کے ساتھ تھا کہ میں نے کبھی ان میں اضمحلال اور سستی نہ دیکھی۔ انہیں جب بھی دیکھا، چست ہمہ ہوش، ہمہ گوش اور زندگی سے بھرپور پایا۔ آنکھوں کی چمک اور حاضر دماغی اور باوجود آخری عمر میں ہونے کے سینہ تان کر سیدھے کھڑے ہونا وہ احمدیت کے ایک جاں نثار سپاہی کا نمونہ تھے جو سالار کے حکم کے انتظار میں تعمیل ارشاد کیلئے کمر بستہ تیار کھڑا ہو۔

خداوند کریم مرحوم کی خدمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہمیں مرحوم کے نیک نمونہ سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

ضروری اعلان

جملہ صوبائی اُمراء صاحبان، زونل اُمراء، مبلغین، معلمین، صدر جماعت و احباب جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں اپنی ضرورت کے مطابق فون و فیکس کی سہولت موجود ہے۔ آپ جن ادارہ جات کے متعلق معاملہ ہو اُن کو براہِ راست فون اور فیکس کریں۔ ہر فیکس نظارت علیاء میں کرنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر ضرورت سمجھیں تو اُس کی نقل نظارت علیاء کو ارسال کر دیا کریں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نام ادارہ جات	فون و فیکس نمبر
دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان	01872-220365(O)
مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب	01872-224278(R)
نظارت علیاء قادیان	01872-220313 01872-220105(Fax)
مکرم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان	9815936365(M) 224292(R)
نظارت امور عامہ متعلقہ احمدیہ ہسپتال	01872-220035(O) 01872-223921(Fax)
نظارت اصلاح وارشاد	(فون و فیکس)01872-222763
مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد	01872-220438(R)
نظارت بیت المال آمد	01872-221186(O) 01872-224218(Fax)
نظارت نشر و اشاعت	01872-222870(O) 01872-220749(Tel Fax)
نظارت دعوت الی اللہ بھارت مع ادارہ بدر	(فون و فیکس)01872-220757
دفتر وقف جدید بیرون	(فون و فیکس)01872-222239
دفتر تحریک جدید	(فون و فیکس)01872-220436
دفتر خدام الاحمدیہ بھارت	01872-222900(O) 01872-220139(Tel. Fax)
دفتر انصار اللہ بھارت	(فون و فیکس)01872-224186
دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت	(فون و فیکس)01872-224270
دفتر جلسہ سالانہ	01872-221641(O)
نظارت تعلیم	01872-220868(O)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

047-6215747

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت
جلسہ ھائے یومِ خلافت کا انعقاد

سرکل حصار

گرائے :27 مئی کو جماعت احمدیہ گرائے میں مکرم مانگے خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم جوگیا صاحب معلم نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا20افراد نے شرکت کی۔

مسعود پور: جماعت احمدیہ مسعود پور میں مکرم ستیہ بھان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت اور نظم کے بعد خلافت کی اہمیت پر مکرم عبدالباسط صاحب معلم نے تقریر کی خدا کے فضل سے حاضری 50افراد پر مشتمل تھی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ بھاٹلہ: مورخہ 27 مئی کو مکرم لیلو دین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد خدام اطفال کا عہد دہرایا گیا۔ تین تقریریں ہوئیں۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا جلسہ میں 20افراد نے شرکت کی۔ (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ سرکل حصار ہریانہ)

سرکل جیند: جیند میں جلسہ یوم خلافت شیر علی بھٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار اعجاز احمد نے خلافت کی اہمیت کے متعلق تقریر کی۔ پھر صدر صاحب نے دعا کروائی۔ اس میں ۲۰ افراد شامل ہوئے۔

بڈانہ: مکرم ستیہ وان صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حاتم صاحب نے خلافت کے تعلق سے تقریر کی اور صدر صاحب نے دعا کروائی۔15 افراد شامل ہوئے۔

کروتھہ: جلسہ یوم خلافت مکرم سلیم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم حبیب صاحب نے خلافت کے تعلق سے تقریر کی۔ پھر صدر جلسہ کی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

کالند: جلسہ زیر صدارت مکرم رمیش صاحب منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر علی صاحب معلم نے خلافت کے تعلق سے تقریر کی۔ اس میں15 افراد نے شرکت کی۔

دھمتان: جلسہ زیر صدارت مکرم بلبیر صاحب منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سبھاش صاحب اور مکرم طاہر علی صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

ملکپور: مکرم رمضان صاحب اور مکرم سرور احمد خان صاحب نے تقاریر کیں۔ جلسہ زیر صدارت مکرم مانگے خان صاحب منعقد ہوا آخر میں صدر جلسہ نے دعا کروائی۔

لون: جلسہ زیر صدارت مکرم شریف صاحب شروع ہوا، تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب اور مکرم نصیب خان صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے دُعا کروائی۔

امر گڑھ: جلسہ زیر صدارت مکرم راجبیر صاحب منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد تقریر مکرم اسلام الدین صاحب اور مکرم قاسم صاحب نے کی کل ۱۹ افراد شامل ہوئے دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

کرم گڑھ: جماعت احمدیہ کرم گڑھ میں جلسہ زیر صدارت مکرم راجیش صاحب منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد عزیز اسلم صاحب نے تقریر کی، دوسری تقریر مکرم اسلام الدین صاحب نے کی۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

ڈومرخان: جلسہ زیر صدارت مکرم بلبیر صاحب شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شوقین صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا سے جلسہ ختم ہوا۔ (اعجاز احمد معلم قائم مقام انچارج جیند سرکل)

اسماعیل آباد (ہریانہ): مورخہ ۲۷ر مئی ۲۰۰۷ء کو احمدیہ مسلم مشن اسماعیل آباد میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جملہ احمدی احباب کے علاوہ کچھ غیر از جماعت کے لوگ بھی شریک ہوئے۔ شرکائے جلسہ کی تعداد چالیس تھی۔ جلسہ کا آغاز بعد نماز ظہر تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ترجمہ کے بعد کئی بچوں نے باری باری نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ خاکسار نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد احباب کی شیرینی و چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ (محمد امین الدین اسماعیل آباد ہریانہ)

پردا (چھتیس گڑھ): الحمدللہ مورخہ ۲۷ر مئی ۲۰۰۷ء کو زیر صدارت مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت بسنہ پردا جلسہ یوم خلافت پردا میں منایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد شیخ مامون صاحب معلم، افتخار الرحمٰن صاحب معلم کی تقاریر ہوئیں اس کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی آخر پر محترم صدر صاحب کا خطاب ہوا۔ اور دعا کے بعد پروگرام اپنی اختتام کو پہنچا۔ ۲۵ افراد مرد و زن اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

پنڈری پانی (چھتیس گڑھ) : مورخہ ۲۷ مئی کو ہی جماعت پنڈری پانی میں جلسہ منایا گیا۔ جس میں مکرم سلطان قادری صاحب، مکرم عبدالسلیمان صاحب، مکرم افضل خان صاحب معلم، مکرم محمد عزیز صاحب معلم نے تقاریر کیں اور تمام پروگرام میں شریک ہوئے۔ اور دعا کے بعد پروگرام اختتام کو پہنچا۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

شورت : جماعت احمدیہ شورت کشمیر میں جلسہ حسب دستور ۲۷ مئی کو مسجد شریف میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے ''خلافت کی ضرورت و برکات'' کے موضوع پر کی۔ ایک اور نظم کے بعد دوسری تقریر محترم عبدالعزیز صاحب ڈار نے کی ایک اور نظم کے بعد صدر جماعت احمدیہ شورت محترم منظور احمد صاحب لون نے صدارتی تقریر کی اور دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔ (اعجاز احمد گنائی شورت کشمیر)

نرگاؤں (اڑیسہ): مورخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ نرگاؤں میں مکرم نائب صدر صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم حیات خان صاحب، مکرم نواب خان صاحب، مکرم مسعود خان صاحب، مکرم مبارک خان صاحب، مکرم عاشق خان صاحب اور آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ اجتماعی دعا کے بعد آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمد احمد معلم وقفِ جدید بیرون نرگاؤں)

گلبرگہ : مورخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز عشاء مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ کی صدارت میں دارالذکر میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت، ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ اور خاکسار ایم مقبول احمد، مکرم محمد عبداللہ صاحب استاد، عبدالقادر صاحب شجیع سیکرٹری وقفِ جدید کی تقاریر کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ اس خوشی کے موقعہ پر شاملین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعدہٗ دُعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

مالیر کوٹلہ : مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ بعد نماز عصر منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب مالیر کوٹلہ اور خاکسار نے یومِ خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں مرد و زن کل ۱۳۵ افراد شامل ہوئے۔ (سید اقبال احمد خادم سلسلہ)

حیدرآباد میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان انعقاد
علماء کرام کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر پُر مغز تقاریر، جلسہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر، غیر مسلم معززین کی جلسہ میں شرکت

جماعت احمدیہ حیدرآباد ہر سال متعدد بار جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرتی ہے۔ جن میں سے ایک جلسہ نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پر منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں مرکزی مبلغین کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سال مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۷ء کو جلسہ منعقد کئے جانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اور مختلف شعبوں میں کام کو تقسیم کیا گیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے شہر میں وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔

جلسہ کا آغاز : پروگرام کے مطابق بعد نماز عصر ٹھیک ۵ بجے شام محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترم حمید احمد غوری صاحب صدر حلقہ فلک نما نے تلاوت قرآن مجید کی۔ جبکہ مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے نعتِ رسول مقبول ﷺ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے بعنوان ''سیرت سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت محسن انسانیت'' تقریر کی۔ عزیز مدثر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام'' وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ دوسری تقریر محترم مولانا سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی۔ بعدہٗ جلسے کے مہمانِ خصوصی شری مدن موہن صاحب IPS ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ویجلنس اینڈ انفورسمنٹ نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیم اور صحیح اسلام کو دنیا میں پیش کرنے کی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعتی کاموں کو سراہا۔ اور جلسے کے انعقاد پر مبارک باد دی۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم میر احمد اسلم صاحب نے نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنائی۔ جلسے کی آخری تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی بعنوان ''سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری'' ہوئی، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور دیگر مذاہب کے ساتھ رواداری کا تذکرہ کیا۔ اور بہت احسن رنگ میں حاضرین جلسہ اور خاص کر غیر مسلم اور غیر احمدی حضرات پر رسول اللہ کے اسوہ حسنہ کو واضح کیا۔ آخر میں صدر اجلاس نے غیر مسلم دانشوروں کی طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تحریر فرمودہ بیانات کو بیان کر کے بتایا کہ غیر مسلم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان سیرت بحیثیت محسنِ انسانیت کے قائل ہیں۔ جلسے کے آخر پر تمام معززین اور مقررین کو گلدستوں سے نوازا گیا۔ جلسے کے انتظامات فلک نما ریلوے سٹیشن کے روبرو کھلے میدان میں کئے گئے تھے۔ جلسے کی کارروائی سپیکرس کے ذریعہ دور دراز تک سنائی دے رہی تھی۔ معاندین احمدیت خاص کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارندوں نے اس جلسہ کی شدید مخالفت کی۔ جلسے کی کاروائی سے غیر از جماعت بہت

متاثر ہوئے۔اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور مخالفین کو عقل وفہم عطا فرمائے۔روزنامہ ''اعتماد'' اردو حیدرآباد نے ۲۴/اپریل ۲۰۰۷ء کی اشاعت میں ہمارے خلاف خبر شائع کی۔اور مسلمانوں سے ایسے مقدس ومبارک جلسوں میں شرکت کرنے سے باز رہنے کی اپیل کی۔جبکہ روزنامہ راشٹریہ سہارا کی اشاعت ۲۲ اپریل نے جماعت احمدیہ کے جلسہ کے لئے دیئے گئے اشتہار کو نمایاں طور پر شائع کیا۔نیز حیدرآباد کے ہی دو اردو اخبار سیاست اور منصف نے ۱۹ اپریل کو اس جلسہ کے انعقاد کی خبر شائع کی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

☆☆☆☆

شہر چدمبرم صوبہ تامل ناڈو میں بک فیئر کا انعقاد اور ہزاروں افراد کو اسلام واحمدیت کی تبلیغ

چنئی سے ۲۴۰ کلومیٹر فاصلہ پر واقع شہر چدمبرم (Chidambaram) کو مندروں کا شہر کہا جاتا ہے۔یہاں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ Annamalai University کے قیام کی وجہ سے آجکل یہ شہر طلباء کے توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ہندوستان کے طول وعرض سے طلباء اس یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

لائنس کلب آف چدمبرم گزشتہ چار سال سے یہاں بک فیئر کا انتظام کر رہا ہے۔چدبمرم بک فیئر کا افتتاح ۱۶ مارچ کو ایک مشہور ہندو اسکالر اَرسُو اَڈِکلار نے کیا۔یہ بک فیئر دس دن تک جاری رہا۔پچاس ہزار سے زائد زائرین نے امسال اس بک سٹال کا معائنہ کیا۔روزانہ شام کو کلچرل پروگرام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔متعدد اسکول کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور عوام الناس روزانہ آکر استفادہ کرتے رہے۔

اس بک فیئر میں خدا کے فضل سے ہمیں دوسری مرتبہ شرکت کی توفیق ملی۔ہمارے سٹال میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور انگریزی،اردو،اور مقامی زبان تامل کے بہت سے کتب رکھے گئے تھے۔علاوہ ازیں ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویدوں میں'' ''سری کرشن جی خدا کا رسول'' جیسے بینرز بھی آویزاں کئے گئے تھے جن سے عوام بہت متاثر ہوئے۔ان بینروں کے دیکھنے پر عوام اسلام کے بارہ میں دریافت کرنے پر مجبور ہوئے۔کشمیر سے لیکر کنیا کماری تک سے آکر تعلیم پانے والے یونیورسٹی کے طلباء ، ہندو اسکالرز ہمارے سٹال آئے اور اسلام کے بارہ میں کتب خرید کئے۔ڈسٹرکٹ کلکٹر اور مشہور موسیکار اُنّی کرشنن ہمارے اسٹال آئے اور ان کو جماعتی لٹریچر تحفۃً دئے گئے۔بک فیئر کی مصروفیات سے فارغ اوقات میں خدام اور انصار نے چدمبرم شہر کے مختلف علاقوں میں پمفلٹز تقسیم کئے۔لالپیٹ نامی ایک قصبہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں بھی وسیع پیمانے میں پمفلٹز تقسیم کئے گئے۔الغرض اس طرح چدبمرم شہر کے اکثر حصہ میں لٹریچر کو پھیلانے کا موقع ملا۔الحمد للہ۔اللہ کرے کہ اس کے نیک نتائج پیدا ہوں۔

چدمبرم کے نزدیک پانڈی چیری اور کڈلور میں ہماری دونئی جماعتیں ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چدمبرم میں بھی جلد از جلد جماعت قائم کرنے توفیق عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس بک فیئر کے ذریعہ سے اور نزدیک کے شہروں میں تبلیغ کے ذریعہ سے ایک لاکھ سے زائد لوگوں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی الحمد للہ۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے نیک اور دیرپا نتائج پیدا فرمائے۔آمین۔

(بشارت احمد زونل امیر نارتھ زون تامل ناڈو)

☆☆☆☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرامیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 4 جون 2007 قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم مرزا اسلم بیگ صاحب (ابن مکرم مرزا یعقوب بیگ صاحب) آف ہنسلو 31 مئی 2007ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم ہنسلو جماعت کے پہلے جنرل سیکرٹری تھے اور لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔نیک دعا گو اور خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔آپ نے اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

۱۔مکرمہ استانی صغریٰ مرزا صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد باجوہ صاحب مرحوم آف ربوہ) مختصر علالت کے بعد 16 مئی کو 74 سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ حضرت مرزا عبد العزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔نیک متقی،ملنسار اور ہردلعزیز خاتون تھیں۔ایک لمبا عرصہ فضل عمر ہائی سکول ربوہ میں پڑھاتی رہیں۔مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

۲۔مکرمہ منظور فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ملہی دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ) 16 اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ ضعیف العمر اور بیمار رہنے کی وجہ سے لجنہ کے اجلاسات میں تو نہیں جاسکتی تھیں مگر مالی تحریکات میں ہمیشہ صف اول کی ممبر رہیں۔نہایت نیک دعا گو نظام خلافت اور خلیفہ وقت سے گہری محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

۳۔مکرم ملک محمد رفیق صاحب (آف دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ) 5 مئی کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ابتدائی عمر سے ہی خدمت دین کے کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔آپ کو فرقان فورس میں خدمت کا موقع ملا۔مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہلی مرتبہ 1952 میں خدمت کی توفیق پائی اور معتمد کے علاوہ اشاعت،صحت جسمانی،مال اور وقار عمل کے شعبوں میں بحیثیت مہتمم کام کرتے رہے۔اسی طرح مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بطور قائد مال خدمت کی توفیق پائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور خلافت میں آپ کو بطور افسر حفاظت خاص خدمت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔علاوہ ازیں اپنے محلّہ دارالصدر غربی کے 40 سال تک صدر رہے۔مرحوم نے ہر قسم کی جماعتی ذمہ داریاں ہمیشہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق پائی۔

۴۔**مکرم غلام احمد خان ظہور صاحب** (آف کینیڈا سابق انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ) 30 مارچ کو کینیڈا میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ایک عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بطور انسپکٹر بیت المال آمد خدمت کی توفیق پانے کے بعد آپ نے کینیڈا میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔آپ بہت نیک صالح متقی صوم و صلوۃ کے پابند اور دوسروں کا درد رکھنے والے انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔اس لئے جنازہ ربوہ (پاکستان) لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔آمین۔

دعائے مغفرت:

گولگرہ سرکل کی جماعت کے صدر مکرم رکم الدین پٹیل صاحب مورخہ 25 مئی کو ایک لمبہ عرصہ بیمار رہ کر رات ۱۱ بجے اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔

مرحوم جماعت سے بیحد محبت کرنے والے تھے غریب پرور اور سادہ زندگی گزارنے والے تھے۔آپ اپنے پیچھے تین بچیاں چھوڑ گئے۔مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اکرام اللہ مسرور امبلغ سلسلہ)

☆☆☆☆

ہفتہ قرآن مجید

مرکزی اعلان کے مطابق یکم جولائی سے ۷/جولائی ہفتہ قرآن مجید کے لئے مقرر ہے اس ہفتہ کو بھرپور طریقہ سے شایان شان طور پر منانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اس ہفتہ میں درج ذیل پروگرام بنائیں۔

(۱) ایک ہفتہ تک قرآن مجید کی خوبیوں پر تقاریر کے پروگرام بنائیں جس میں کم از کم ایک دن غیر مسلم افراد کو بھی مدعو کریں۔

(۲) تقاریب آمین کے انعقاد کریں۔

(۳) تعلیم القرآن کمیٹیاں فعال ہو کر تمام ہفتہ تلاوت قرآن مجید اور دیگر پروگراموں کے جائزے لیتی رہیں۔

(۴) قرآن مجید کی عظمت اور اس کے مکمل ضابطہ حیات ہونے کے متعلق اپنے اردگرد کے اخبارات میں مضامین شائع کرائیں۔

(۵) جو دوست انصار۔خدام اور لجنہ میں سے قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے کوشش کر کے اس ہفتہ سے ان کا آغاز کرائیں۔ان جملہ اُمور کی بعد ہفتہ رپورٹ بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی)

اعلان نکاح

خاکسار نے مورخہ ۲۹/اپریل ۲۰۰۷ء کو مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں عزیزہ طیب جہاں بیگم صاحبہ بنت امیر احمد صاحب ورکوری ساکن چنتہ کنٹہ کا نکاح عزیزم شیخ عبدالباسط صاحب ابن محمد عبدالغنی صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ کے ساتھ مبلغ ۲۶۵۰۰ روپئے حق مہر پر پڑھا۔نکاح میں کثیر تعداد میں احمدی وغیر احمدی احباب کے علاوہ ہندو احباب نے بھی شرکت کی۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپئے) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر چنتہ کنٹہ)

غیر ملکی رپورٹیں

مغربی کینیا میں ہیومینٹی فرسٹ کے تحت
میڈیکل کیمپ کا انعقاد

(رپورٹ:محمد افضل ظفر ۔مبلغ ،کینیا)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 15 دسمبر 2006ءکومغربی کینیا کے شہر کسومو کے علاقہ میں بمقام ننڈوریرا (Nayandorera) ضلع Siyaya میں سیلاب زدگان کے لئے ایک ریلیف کیمپ لگانے کی توفیق دی جس میں 190 خاندانوں کی اشیاءخورونوش سے مدد کے علاوہ 396 افراد کوطبی سہولتیں بھی فراہم کی گئیں ۔الحمدللہ۔

چونکہ اس دورافتادہ علاقہ میں طبی سہولتوں کا فقدان ہے جس کی وجہ سے سیلاب کے بعد بعض بیماریوں نے وبائی شکل اختیار کرلی ہے اس لئے ہیومینٹی فرسٹ کا ایک وفد خاکسار کی زیرنگرانی 25/مارچ بروز اتوار نںڈوریرا پہنچا جس میں دومیڈیکل آفیسرز تین پیرامیڈیکل سٹاف اور تین خدام شامل تھے ۔میڈیکل سٹاف میں احمدیہ میڈیکل کلینک کسوموکے سٹاف کے علاوہ کچھ اورلوگ بھی تھے جنہیں Daily Wages پرلیا گیا تھا کیونکہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے ہمارا اسٹاف ناکافی تھا۔

ہمارا قافلہ کسوموسے روانہ ہوکر دس بجے نںڈوریرا پہنچا جہاں مقامی انتظامیہ منتظرتھی ۔کیمپ کے لئے ایک سکول کی عمارت میں انتظام کیا گیا تھا۔وہاں پہنچنے کے جلد بعد ہی مریضوں کا معائنہ شروع کردیا گیا۔ چونکہ سب لوگوں کو پہلے سے اطلاع تھی اس لئے فوراً ہی لوگوں کی بہت بڑی تعداد جمع ہوگئی۔تقریباً دوبجے دوپہر کھانے اورنماز وغیرہ کے لئے وقفہ کیا گیا۔اور پھرتین بجے دوبارہ کام شروع کردیا گیا۔ پانچ بجے تک 460 مریضوں کا معائنہ کرکے انہیں مناسب دوائیاں دی گئیں ۔کچھ کی مرہم پٹی کی گئی اور کچھ کوحسب ضرورت انجیکشن وغیرہ بھی لگائے گئے ۔اس کیمپ کے لئے مبلغ چالیس ہزارشلنگ کی ادویات خریدی گئیں ۔ان کے علاوہ ایک دوست مکرم فیصل شکور صاحب نے 200 کی تعدادمیں اینٹی ملیریا دوائیاں بطورعطیہ دیں ۔فجزاہ اللہ الخیر۔اس طرح اندازاً کل 70 ہزارشلنگ کی ادویات دی گئیں۔

جب کیمپ بند کیا گیااس وقت بھی لائنوں میں تقریباً دوسو کےقریب مردوزن بوڑھے اور بچے موجود تھے جو بیچارے کافی عرصہ سے تیز دھوپ میں لائینوں میں کھڑے صبر سے اپنی باری کا انتظار کررہے تھے۔ چونکہ واپسی کا راستہ بہت لمبا اور کچا تھا اور بادل بھی اُمڈ آئے تھے لہذا مجبوراً یہ کلینک بند کرنا پڑا اور تمام منتظر خواتین وحضرات سے بڑے ادب سے معذرت کرتے ہوئے ’’پھرملیں گے گرخدالایا‘‘ کہا۔

الحمدللہ ایک بارپھر اِن دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی خدمت کی توفیق عطاہوئی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے ۔کیمپ کے دوران علاقہ کے چیف صاحب بھی معائنہ کے لئے تشریف لائے۔انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ کے جذبہ ٔخدمت کوسراہااورمزید کام کرنے کی درخواست کی ۔وباللہ التوفیق۔

مقامی جماعت کے صدرمکرم عبدالحکیم صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی کوششوں اورانتظام سے سارا کام نہایت احسن رنگ میں انجام پذیر ہوا۔ساتھ ہی احمدیہ میڈیکل کلینک کسوموں کا عملہ بھی شکریہ کا مستحق ہے جنہوں نے باقی کارکنان کے ساتھ مل کرنہایت تندہی سے انتھک محنت سے کام کیا اور ایک بہت بڑی تعداد کو بعدازمعائنہ ادویات وغیرہ دیں۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں کام کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیردے اورسب کومقبول خدمات کی توفیق بخشے آمین۔☆☆☆

ضروری اعلان بسلسلہ قضاء

تمام امراءوصدرصاحبان مبلغین ومعلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’جھگڑے کی صورت میں جہاں تک میاں بیوی کو سمجھانے اورصلح کروانے کا تعلق ہے اُس کیلئے تو شریعت کے مطابق دونوں طرف سے ’’حکمین‘‘ مقرر کرکے آپس میں صلح کی کاروائی ہونی چاہئے نہ کہ اُمورعامہ کے ذریعے ۔اگرصلح نہ ہوسکے تو پھر علیحدگی کیلئے قضاء سے فوری رجوع ہو۔تاکہ خواہ مخواہ معاملہ کولٹکانے کی بجائے علیحدگی جلد ہوجائے ۔اگرقضاء یہ دیکھے کہ لڑکی کی نمایاں غلطی نہیں توایسی صورت میں قضا کوخلع بصورتِ طلاق کا انصاف سے فیصلہ کرنا چاہئے۔‘‘

حضورانورکا ارشادگرامی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اس لئے تمام امراءکرام صدرصاحبان مبلغین ومعلمین کرام سے گزارش ہے کہ اس ارشاد کومدنظر رکھتے ہوئے جماعت کی راہنمائی کیا کریں۔(ناظراصلاح وارشادقادیان)

خلیفۃ المسیح سے میری ملاقات

اداہ بدر صدسالہ خلافت جوبلی کے موقع پرایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ اگروہ کسی بھی خلیفۃ المسیح سے ملاقات اورناقابل فراموش یادوں کا ذکر کرنا چاہیں تواس کالم کے تحت کرسکتے ہیں۔(ادارہ)

احمدیہ مسلم لائیرز (Lawers) ایسوسی ایشن (یوکے) کے
پہلے سالانہ عشائیہ کا انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اوروکلاءکوقیمتی نصائح

(رپورٹ:سلیم احمد۔ چیرمین احمدیہ مسلم لائیرز ایسوسی ایشن(یوکے)

احمدی مسلم لائیرز ایسوسی ایشن (یوکے) کا سالانہ عشائیہ مورخہ 7/اپریل 2007ءکو’’ناصر ہال‘‘ بیت الفتوح (مارڈن) میں دیا گیا۔تقریب میں جملہ اراکینِ نیشنل عاملہ بھی شریک ہوئے۔وکلاءکی درخواست پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازاراہ شفقت شمولیت فرمائی۔

عشائیہ میں برطانیہ کے چھیاسٹھ(66) وکلاء نے شرکت کی ۔جن میں چوبیس (24) خواتین تھیں۔جبکہ برطانیہ میں کل احمدی وکلاءکی تعداد ستہتّر (77) ہے۔وکلاءکے علاوہ بعض مرکزی عہدیداران اور جماعت احمدیہ یوکے کی مجلس عاملہ کے چنداراکین نے بھی شرکت کی ۔اس تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوااور یہ سعادت جناب ریحان اکرم صاحب کوملی ۔بعدازاں خاکسارسلیم احمد،چیئرمین لائیرز ایسوسی ایشن (یوکے) نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے خاص طور پر جنگ اخبار کے خلاف کیس میں وکلاءکی مددکوسراہا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر وکلاءکرام سے خطاب میں فرمایا کہ وکیل کا مقام اہم ہے۔اور جماعت کے لئے بھی عموماً مفید ہوتا ہے اوراس کی اپنی ذات کے لئے بھی اور یہ بات ظاہروباہر ہے کہ دومتنازع فریق اپنا مقدمہ عدالت میں دائر کرتے ہیں اوراُن میں ایک’’حق‘‘ پرہوسکتا ہے۔ایک سچ بول رہا ہوتا ہے اور دوسرا غلط بیانی کررہا ہوتا ہے۔ایک ظلم ڈھارہا ہوتا ہے اور دوسرا مظلوم ہوتا ہے۔یہ ممکن ہے کہ کوئی وکیل محض چند سکّوں کے حصول کی خاطر کسی’’جھوٹ بولنے والی‘‘ پارٹی کی وکالت کررہا ہواوراس طرح سچ بولنے والی پارٹی کے حقوق کوغصب کرکے گویاوہ شیطانی اعمال کی حمایت کرتا ہے۔

اس کے برعکس ایک وکیل جومظلوم کی حمایت اور مدد کرتا ہے اور وہ غلط کارکواُس کی غلطیوں کا احساس دلارہا ہوتا ہے۔حضور نے فرمایا کہ پیشہٗ وکالت مثبت بھی ہوسکتا ہے اورمنفی بھی۔جب کوئی کسی حقدار کی حمایت کرتا ہے تواُسے نہ صرف اُس کا اجرملتا ہے بلکہ حق دار کواس کا حق دلوانے پراس کی دعائیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔جبکہ اُس کے برعکس جوناحق کی وکالت کریگا سے حق دار کی بددعا ملتی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب ایک احمدی پیشہ وکالت اختیار کرتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ صحیح راہ اختیار کرے۔وہ ہمیشہ مظلوم کا حامی ہواورظالم کا نہ ہو۔حضور نے فرمایا کہ مقدمہ جیتنے کی خاطر مختلف جائز ذرائع استعمال کریں مگریہ بھی یادرکھیں کہ ایک اور ’’عدالت‘‘ بھی ہے جہاں اعمال کے نتیجے میں فیصلہ ہوگا اورکوئی چالاکی،جھوٹ اورغلط حربے کام نہیں آئیں گے۔

پھرحضور نے وکلاءکوتوجہ دلائی کہ سیاسی پناہ لینے والوں کے معاملات ایسے ہیں کہ بعض لوگ ظلم وستم سے تنگ آکرملک چھوڑتے ہیں اوراُن میں بعض کیسز حق پر مبنی ہوتے ہیں۔بعض لوگ یورپین ممالک میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔احمدی وکلاءکی اکثریت اُن کیسز کی پیروی کرتی ہے۔حضور نے اُن کوخاص طور پر پیغام دیا کہ جب ایسے کیسز لیں تواُن کے حقوق کا خیال رکھیں۔اور جوصحیح کیسز ہوں اُن کولیں۔بعض احمدی جب مجھے ملنے آتے ہیں تو وہ شکایت کرتے ہیں کہ احمدی وکلاءکی فیس بہت زیادہ ہوتی ہے اور بعض دفعہ کیس کی پیروی کے وقت عدالت سے غیرحاضر ہوجاتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا کہ ایسے لوگ غریبوں اور ضرورت مندوں کی دعاؤں سے محروم ہوجاتے ہیں۔یہ احمدی وکلاءکا فرض ہے کہ وہ ہرمعاملہ کونہایت غوروغوض سے حل کریں اورکوشش کریں کہ فیصلہ اُن کے حق میں ہو۔جیسا کہ میں نے اپنے کل کے خطبے میں بھی ذکر کیا تھا کہ ایسے لوگ جواپنی ذمہ داری کوپوری طرح ادانہیں کرتے وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔

بعدازاں حضورایدہ اللہ نے قرآن پاک سے متعلقہ آیات کی روشنی میں وکلاءکونصائح کیں اوردعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب احمدی وکلاءکواپنی ذمہ داریوں کواحسن رنگ میں اداکرنے کی توفیق عطافرمائے۔اوران کے اعمال اور نمونے ایسے قابلِ رشک ہوں کہ لوگ خودبخود کھینچے چلے آویں

☆☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹرحنیف احمد کامران ۔حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750فون ریلوے روڈ

00-92-476212515فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16356:: میں سی محمد ولد چیکوئی قوم مسلمان پیشہ سوپروائزر عمر 61 سال تاریخ بیعت 1980ء ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-6-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 12 سینٹ زمین بشمول گھر جس کا نصف حصہ کا مالک خاکسار ہے نمبر 59/2 موجودہ قیمت 250000 روپئے۔ بقیہ نصف اہلیہ کا ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم العبد سی محمد گواہ غلام احمد اسمٰعیل

وصیت 16357:: میں ایم شمینا بی زوجہ حمزہ کے کے قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-8-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک ہار 44 گرام، ایک کڑا 12 گرام، ایک انگوٹھی 3 گرام، ایک جوڑی بالی 3 گرام (22 کیرٹ) کل وزن 62 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم الامۃ ایم شمینا بی گواہ غلام احمد اسمٰعیل

وصیت 16358:: میں سی فلسر چیکوئی ولد سی محمد قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-5-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم العبد سی فلسر چیکوئی گواہ غلام احمد اسمٰعیل

وصیت 16359:: میں پی اے شائلہ زوجہ ایم شفیق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-7-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں کوئی حصہ جائیداد نہیں ملا۔ زیور طلائی، ایک کڑا 12 گرام، ایک کڑا 20 گرام، ایک ہار 40 گرام، ایک ہار 40 گرام، ایک جوڑی بالی 4 گرام، ایک بریزلیٹ 12 گرام۔ کل وزن 128 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی پی عبدالرحیم الامۃ پی اے شائلہ گواہ غلام احمد اسمٰعیل

وصیت 16360:: میں شانیل رشید ایم ولد رشید احمد ایم قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-6-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم العبد شانیل رشید ایم گواہ غلام احمد اسمٰعیل

وصیت 16361:: میں ایم عبدالکریم ولد ایم احمد کٹی قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال تاریخ بیعت 1964ء ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-6-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 46 سینٹ زمین گھر سمیت نمبر 80/1 قیمت 400000 روپئے، 20 سینٹ زمین نمبر 57/1 قیمت 200000 روپئے۔ میرا گزارا آمد از خوردونوش ماہانہ 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم العبد ایم عبدالکریم گواہ غلام احمد اسمٰعیل

وصیت 16362:: میں پی پی زلیخہ زوجہ ایم عبدالکریم قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1966ء ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-5-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 6 سینٹ زمین نمبر 62 قیمت 120000 روپئے، 3 سینٹ زمین قیمت 15000 روپئے، سونا 8 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسمٰعیل الامۃ پی پی زلیخہ گواہ پی محمد

وصیت 16363:: میں رضیہ پی پی زوجہ کے پی عبداللہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-7-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین 23 سینٹ بشمول گھر موجودہ قیمت 300000 روپئے جس کا نصف حصہ کی مالک خاکسار ہے۔ ایک ہار 24 گرام، ایک کڑا 6 گرام، ایک جوڑی بالی 2 گرام (22 کیرٹ گولڈ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم الامۃ پی پی رضیہ گواہ غلام احمد اسمٰعیل

وصیت 16364:: میں پی محی الدین قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال تاریخ بیعت 1980ء ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-6-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 8 سینٹ زمین نمبر 40/1 موجودہ قیمت 40000 روپئے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ واہ عبدالرحیم العبد پی محی الدین کٹی گواہ غلام احمد اسمٰعیل

بقیہ از صفحہ اوّل

ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 157)

'' خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے۔ ہماری شریعت میں طلبِ اسباب حرام نہیں ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے اس لئے کوشش کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں قسم کھاتا ہے فالمدبرات امرًا (النّٰزعٰت:٦)

ماسوا اس کے خدا پر توکل اور دُعا کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

سعید آدمی جلد باز نہیں ہوتا اور نہ وہ خدا تعالیٰ سے جلد بازی کرتا ہے خدا کا قانونِ قدرت ہے کہ ہر ایک امر بتدریج ہوتا ہے آج تخم ریزی کرو تو وہ آہستہ آہستہ ایک دانہ سے ایک درخت بن جاوے گا۔ آج اگر رحم میں نطفہ پڑے تو وہ آخر نو ماہ میں جا کر بچہ بنے گا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب بدلہ دیا جائے گا سنت اللہ کی اتباع انسان کو کرنی چاہئے جب تک خدا خود رشد اور ہدایت نہ دے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸۵)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی اے خدا نہ دے

چند دن قبل علاقہ سرنکورٹ کے ایک گاؤں سمہوٹ کا رہنے والا نوجوان جس کا نام ''محمد فیض'' ہے پونچھ میں آیا۔ مکرم عزیز اللہ صاحب مبلغ سلسلہ پونچھ سے ملا۔ اور جماعت احمدیہ سے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا اور قادیان جانے کا اظہار بھی کرتا رہا۔ مولوی صاحب نے اُنہیں جماعت کا تعارف اور معلومات بہم پہنچائیں۔ ایک دن بعد نماز جب ہم مسجد میں بیٹھے تھے تو وہ نوجوان کہنے لگا کہ میں قادیان جانا چاہتا ہوں اس پر خاکسار نے پوچھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں اور آپ کو احمدیت کا کیسے علم ہوا۔ تو مولوی صاحب نے کہا کہ یہ میرے پاس آتے رہتے ہیں یہ سرنکورٹ کے رہنے والے ہیں۔ چونکہ علاقہ سرنکورٹ میں صرف مسلم آبادی ہے اور یہ احمدیت کے بڑے مخالف ہیں۔ کوئی پچاس سال قبل مولوی عبدالجبار صاحب نے یہاں احمدیت قبول کی تھی اُن کی وفات کے بعد یہ علاقہ اس نعمت سے محروم رہا۔ میں نے اسی وجہ سے دوبارہ پوچھا کہ آپ کو جماعت کا تعارف پہلے کیسے ہوا۔ تو پھر اُنہوں یہ ایمان افروز واقعہ سنایا کہ:۔

کچھ عرصہ پہلے ایک بھینس راجوری سے ہمارے گاؤں میں ایک آدمی خرید لایا۔ (دراصل یہ بھینس جماعت احمدیہ چارکوٹ (راجوری) جو ڈیڑھ ہزار نفوس پر مشتمل جماعت ہے۔ وہاں سے خرید کر لائی تھی۔ اس جگہ میں اور سرنکورٹ سمہوٹ کے درمیان کا فاصلہ کوئی پچاس کلومیٹر کا ہے) اور جس شخص سے وہ خرید کر لایا تھا اُس کے بارہ علم ہوا کہ وہ مرزائی (احمدی) ہیں تو بعض لوگوں نے اُس بھینس کا دودھ استعمال کرنے سے منع کیا اور اس کی وجہ سے اُس شخص نے وہ بھینس ایک دوسرے گاؤں میں فروخت کر دی۔ یہ واقعہ میرے لئے کافی تعجب کا باعث بنا اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کون سی جماعت ہے جس کا اثر جانوروں پر بھی ہوتا ہے۔ تو میں نے کھوج لگائی تو معلومات کر کے پونچھ مشن پہنچا اور میں اب بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے بہتوں کو اس دور کے امام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین دیکھئے ایک بھینس کس طرح ایک نوجوان کے ایمان کا باعث بنی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا تھا ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

(بشارت احمد بشیر سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان حال مقیم پونچھ)

ضروری اعلان بابت تاریخی واہم تصاویر

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے دوران جماعتی اخبارات و رسائل اور سوونیئر میں شائع کرنے، نیز نمائشوں میں بغرض ریکارڈ رکھنے کے لئے ہندوستان کی جملہ احمدی مساجد، دیار التبلیغ، سکولز اور جماعتی عمارات، اسی طرح اہم تقاریب اور شخصیات سے ملاقات وغیرہ کی تصاویر کی بھی ضرورت ہے لہذا تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش کی جاتی ہے کہ اولین فرصت میں ایسی تصاویر کی کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تین تین تصاویر مع ضروری کوائف و تاریخی حیثیت لکھ کر مکرم ناظر صاحب نشر واشاعت کے نام ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ (محمد انعام غوری صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک جلسے کا انعقاد

مورخہ ۳۰ رمئی ۲۰۰۷ء کو جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کی طرف سے ایک تعزیتی جلسہ جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت عزیز نصیر احمد خان نے کی اور عزیز محمد ہاشم نے نظم پیش کی۔ بعد ازاں محترم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ایک تعزیتی قرارداد حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم پرنسپل صاحب نے صاحبزادہ صاحب کے بعض اوصافِ حمیدہ اور اُن واقعات کا ذکر کیا جن کا تعلق صاحبزادہ صاحب کی شخصیت سے اور جامعہ احمدیہ سے تھا اور تمام اساتذہ وطلباء کو صاحبزادہ صاحب مرحوم کے ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

صدرِ اجلاس محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشان ربوہ نزیل قادیان نے اپنی یادوں کا ذکر کیا اور طلباء کو حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی خوبیوں کو اپنانے کی نصیحت کی۔ اس کے بعد عزیز مرزا عثمان احمد صاحب (ابن محترم مرزا القمان احمد صاحب) جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نواسے ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں نے موقع کی مناسبت سے اپنی یادوں کا ذکر کیا۔ آخر میں محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم نے موقع کی مناسبت سے اپنی یادوں کا ذکر کیا اور طلباء کو نصائح کیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اوصاف حمیدہ کو اپنانے کی بھرپور کوشش کریں۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ محمد نور الدین استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

صوبائی وزونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد و شمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

اُمراء کرام، صدر صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان کے لئے

.... ضروری اعلان ....

بھارت کے تمام اُمراء کرام/ صدر صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان کو تعلیم القرآن وقف عارضی کے تعلق سے مجلس مشاورت ربوہ 1996ء تا 2002ء کے بعض فیصلوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جس کی منظوری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مل چکی ہے ان امور کے متعلق آپ کو وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اب پھر ان کے بعض نکات ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں تا کہ تمام احباب جماعت کو سنا کر انہیں اس پر عمل کرنے کی تحریک کر سکیں۔ جزاکم اللہ۔

1. ہر جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کے ساتھ ساتھ تعلیم القرآن کمیٹی بھی بنی چاہئے۔ اس کمیٹی میں تمام ذیلی تنظیموں کی نمائندگی ضروری ہے۔ یہ کمیٹیاں اپنا سہ ماہی ٹارگیٹ مقرر کر کے اس کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں۔
2. ہر جماعت میں کم از کم دو ماہ میں ایک خطبہ جمعہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے موضوع پر دہرایا جائے۔
3. سیکرٹریان تعلیم القرآن و وقف عارضی ہر ماہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجوایا کریں۔
4. وقف عارضی کے تعلق سے احباب جماعت سے سال کے شروع میں باقاعدہ وعدے لئے جائیں کہ وہ کس ماہ میں جائیں گے پھر مرکز کو ان کی اطلاع دی جائے اور انہیں وقف عارضی میں بھجوانے کیلئے انتظام کیا جائے اور (بمطابق سفارش شوریٰ 96ء) ہر جماعت کا وقف عارضی کا ٹارگٹ 12 فیصد ہونا چاہئے۔ (فارم وقف عارضی تمام جماعتوں میں بھجوائے جا چکے ہیں)
5. کوشش ہونی چاہئے کہ جماعت میں سے کوئی ایسا شخص نہ رہے جو تعلیم القرآن کے نظام میں شامل نہ ہو سکے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 14 June 2007 | Issue No. 24

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

آج کی بے امنی کی بنیادی وجہ انسان کی اپنی تخلیق کے مقصد سے روگردانی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام دنیا کیلئے رحمت تھے
آپ کا لایا ہوا مذہب کس طرح ظلم اور بدامنی کی تعلیم دے سکتا ہے۔

قیام امن کیلئے ضروری ہے کہ اقتصادی لحاظ سے مضبوط و مستحکم حکومتیں اپنے سے چھوٹی اور کمزور حکومتوں کی اس طرح مدد کریں کہ خود اپنے ذرائع استعمال میں لاتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں۔

(سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روہیمٹن یونیورسٹی لندن میں خطاب)

مورخہ 16 اپریل 2007 بروز سوموار روہیمٹن یونیورسٹی لندن کے وائس چانسلر کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساؤتھ لینڈ کالج کے ہال میں یونیورسٹی کے پروفیسرز، لیکچرارز، ممبرز آف بورڈ آف گورنر، چرچ لیڈرز اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب سے قبل یونیورسٹی کے اعلیٰ افسران نے حضور انور کو ظہرانہ پیش کیا اور یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات سے متعارف کروایا۔

برخلافِ روایات یونیورسٹی انتظامیہ نے حضرت امیر المومنین کے خطاب سے قبل تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز کروایا۔ یہ سعادت مکرم حافظ فضل ربی صاحب کے حصہ میں آئی جس کا ترجمہ پیش کرنے کا اعزاز مکرم سلیم ملک صاحب کے حصے میں آیا۔ وائس چانسلر پال اوپرے (Paul Oprey) نے حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا اور حضور اقدس کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے یونیورسٹی میں تشریف لانے کے لئے وقت نکالا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مَیں نے بیت الفتوح میں حضور کے لیکچر سنے تھے جن سے میں بہت متاثر ہوا تھا۔

ڈاکٹر پیٹر بریگس (Dr. Peter Briggs, Pro. Vice Chancellor) نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا اور آپ کے بارہ میں حاضرین کو بہت ساری معلومات بہم پہنچائیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ احمدیت کی بنیاد انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے شروع ہوئی اور اب دنیا کے ایک سو اسّی سے زیادہ ملکوں میں اس کے پیروکار موجود ہیں۔ انہوں نے بھی حضور ایدہ اللہ کا اس لیکچر کے لئے تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کا آغاز 2:50 بجے فرمایا۔ حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے الفاظ سے مخاطب ہوتے ہوئے اور اس کے معانی بیان کرتے ہوئے خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ آج کی بے امنی کی وجہ بعض کے نزدیک اقتصادی حالات ہیں، بعض کے نزدیک معاشرتی مسائل اور بعض کے نزدیک سیاسی و مذہبی اختلافات ہیں۔ حضور انور نے فرمایا مگر بنیادی وجہ انسان کی اپنی تخلیق کے مقصد سے روگردانی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن پاک کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کو پہچان لے تو دنیا میں امن پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دنیا میں بدامنی خواہ ملکی ہو یا بین الاقوامی دل کی بے چینی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت ضروری ہے اور اس کے بغیر انسان مکمل انسان نہیں بنتا۔ اور پھر بنی نوع انسان کے سوشل، مالی اور اخلاقی حقوق کا خیال رکھنا بھی عبادت کا حصہ ہے۔ بعض لوگ اسلام کی خوبیوں سے اس لئے ناواقف ہیں کہ وہ اسلام کی اصل تعلیم کو نہیں جانتے اور اس کے علاوہ بعض مسلمانوں نے بھی اپنی بعض غیر پسندیدہ حرکتوں کی وجہ سے اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔ حالانکہ اسلام کا ان حرکتوں سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ تمام انبیاء کرام نے عوام کو امن سے رہنے کی تلقین کی ہے۔ زمرۂ انبیاء میں آخر پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو تمام دنیا کے لئے مکمل رحمت تھے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ کا لایا ہوا مذہب ظلم اور بدامنی کی تعلیم دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر دنیا میں امن ہے تو کرۂ ارض ہی جنت ہے لیکن اگر امن مفقود ہے تو یہ دنیا جہنم بن جاتی ہے۔

حضور انور نے عالمی حالات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑی حکومتیں چھوٹی حکومتوں کو اس امر پر مجبور کرتی ہیں کہ وہ ان کی کڑی اقتصادی شرائط کو قبول کریں پھر ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ چھوٹی طاقتیں ردعمل پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ اقتصادی لحاظ سے مضبوط اور مستحکم حکومتیں اپنوں سے چھوٹی اور کمزور حکومتوں کی اس طرح مدد کریں کہ وہ خود اپنے ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ دنیا میں غلامی سے نجات اسی وقت ممکن ہے کہ ہم سود کا کاروبار بند کریں۔ سود ایک زہر ہے جس میں انسان اگر پھنس جائے تو پھر چھٹکارا ممکن نہیں۔ مغرب کا مالی نظام سود پر مبنی ہے۔ تمام ترقی پذیر ممالک اس کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس نظام سے نکلنے کا ایک ہی طریق ہے جو بانیٔ اسلام نے بیان فرمایا ہے کہ باہم محبت اور پیار قائم ہو اور امیر قومیں غریبوں کی مالی مدد کا اعلان کریں اور اگر قرض بھی دیں تو بغیر سود کے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امن قائم رکھنے کا ایک طریق اور بھی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اسی سے مدد مانگیں۔ اپنے غضب کو دبائیں اور دوسروں کو معاف کریں تاکہ اللہ ان سے محبت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا بھی حکم دیا ہے یعنی لوگوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کیا جائے اور ضرورت مندوں کی ان کے مانگے بغیر مدد کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ قرآن پاک ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ معاشرہ میں انصاف قائم کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تو ذاتی خواہشات پورا کرنے کے لئے معاشرہ سے برائی دور کی جاتی ہے تو اس کا نتیجہ دوررس نہیں ہوگا اور امن قائم کرنے کا خواب ادھورا رہ جائے گا۔ معاشرہ سے برائی دور کرنے کے لئے صبر اور استقامت کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے قریباً ۴۵ منٹ کے اس خطاب میں مختلف آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے اسلامی تعلیمات کو بیان فرمایا۔

حضور انور نے اپنا خطاب بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس پر ختم کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے معبوث کیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق از سر نو قائم ہو۔ اور جو دوری بندے اور خدا میں آچکی ہے اُس کو ختم کیا جائے۔ مخلوق اور خالق کے درمیان محبت و پیار کا رشتہ قائم ہو اور ملکوں کے درمیان جنگ و جدل ختم ہو۔ اور صلح و صفائی کی بنیاد رکھی جائے اور سچائی جو کہ دنیا سے نابود ہو چکی ہے واپس آئے اور وہ نور جو کہ اندھیرے میں دفن ہے اس کو دوبارہ پیش کیا جائے مگر یہ میری کوششوں سے نہیں ہوگا۔ ہوگا تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوگا جو کہ دنیا و آخرت کا مالک ہے۔

آخر میں حضور اقدس نے وائس چانسلر اور پرنسپل صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ وائس چانسلر صاحب نے حضور کے خطاب میں بیان فرمودہ امور کو انسانیت کے لئے مشعل راہ قرار دیا۔

تقریب کے بعد تمام حاضرین کے لئے چائے اور کافی وغیرہ، ہلکی ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔ اس موقع پر مختلف افراد نے حضور انور سے مل کر حضور کے خطاب کو سراہا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے اور لوگوں کے دل اسلام کی پُرامن تعلیم کی قبولیت کے لئے کھول دے۔

(رپورٹ: بشیر احمد اختر جنرل سیکرٹری یوکے)